بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 7

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

28 رجمادی الاوّل 1439 ہجری قمری • 15 رتبلیغ 1397 ہجری شمسی • 15 رفروری 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ

(سورۃ البقرہ :108)

ترجمہ: کیا تُو نہیں جانتا کہ وہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے؟ اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی سرپرست اور مددگار نہیں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 فروری 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے

فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے

مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے

فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظۡهَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ ۔ مَظۡهَرُ الۡحَقِّ وَ الۡعُلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

پیشگوئی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20 رفروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ''مصلح موعودؑ'' کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّ و جلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسۡمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اَے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظۡهَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ ۔ مَظۡهَرُ الۡحَقِّ وَ الۡعُلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 100)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

”اس کا نزول جلال الٰہی کے نزول کا موجب ہوگا“

امام الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالفین کو اپنی صداقت کے ہزاروں نشانات دکھائے۔ان میں سے ایک عظیم الشان نشان پیشگوئی مصلح موعود تھی۔ ہوشیار پور میں 40 دن مسلسل دُعاؤں کے بعد آپؑ نے اپنی صداقت کے نشان کے طور پر 20 فروری 1886 کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے وہ پیشگوئی شائع فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان لڑکے کی ولادت کی بشارت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی صرف پیدائش کی ہی بشارت نہیں دی بلکہ آپ کی مقدس اور عظیم شخصیت اور آپ کے ذریعہ ہونے والے عظیم الشان کارناموں کا مکمل خاکہ مختصر جامع اور دلنشین عبارت میں کھینچ کر، تقویٰ وطہارت علم وفضل اور اسلام کیلئے غیرت وحمیت میں آپ کے بے نظیر ہونے کی بھی خبر دی۔

پیشگوئی میں اللہ جل شانہ نے جس طرح آپ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور آپ کے عظیم الشان کاموں کی خبر دی، دُنیا نے آپ کو اُن تمام اوصاف کا حامل پایا یہاں تک کہ غیروں نے بھی اُس وقت برملا یہ شہادت دی کہ اسلام کی خدمت جس رنگ میں آپ کر رہے ہیں کوئی اور نہیں کرسکتا۔ آپ کی عظیم شخصیت کا کچھ اندازہ پیشگوئی کے اس نہایت پُررعب اور جلالی فقرہ سے لگایا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے”مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا“ ذیل میں ہم تاریخ احمدیت جلد چہارم سے آپؓ کے اسلام اور سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق ومحبت کے چند واقعات قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : بچپن سے ہی آپ کو فطرتاً اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ خاص تعلق محبت تھا۔

حضرت شیخ غلام احمد واعظ صاحب کا بیان ہے کہ : ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اسکے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہوگیا اور میں بھی دعا میں محو ہوگیا اور میں نے یہ دعا کی کہ یاالٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ مانگ رہا ہے وہ اس کو دیدے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کی اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کرکے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 25، مطبوعہ قادیان 2007)

خیال رہے کہ یہ واقعہ آپ کے بچپن کا ہے۔ بچپن میں اسلام کے لئے آپ کے دل میں اس قدر محبت تھی تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بعد کے زمانہ میں محبت اور فدائیت کا کیا عالم ہوگا۔ دو واقعات آپؓ کے عہد خلافت کے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک واقعہ شُدّھی کا ہے۔ شُدّھ جو کہ ہندی کا لفظ ہے اس کا مطلب ہے پاک۔ شُدّھی کا مطلب ہوا پاک کرنا۔ اُس وقت آریوں کی طرف سے یہ مہم چلائی گئی تھی کہ جو لوگ ہندوؤں میں سے کسی زمانہ میں مسلمان ہوکر ناپاک اور پلید ہوگئے تھے اُنہیں دوبارہ ہندو مذہب میں داخل کرکے پاک کیا جائے۔ شُدّھی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں اکابر اولیاء وصوفیاء وصلحائے امت کی وسیع تبلیغ اور ان بزرگوں کی اخلاقی قوت، ان کے خوارق وکرامات اور ان کے زبردست روحانی اثرات کی وجہ سے کئی بت پرست قومیں راجپوت، جاٹ، میواتی وغیرہ اس کثرت سے اسلام میں داخل ہوئیں کہ ہر طرف مسلمان ہی مسلمان نظر آنے لگے۔ مگر جیسا عظم الشان یہ داخلہ تھا ویسے وسیع پیمانے پر اس کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت کا انتظام نہ ہو سکا۔ ان کا رہنا سہنا، کھانا پینا، بول چال، پہناوا، برتاؤ اور رسم و رواج سب ہندوانہ تھے۔ یہاں تک کہ نام بھی ہندوانہ کام بھی ہندوانہ اور ماحول بھی ہندوانہ۔ یہ جہاں کہیں بھی تھیں سناتنی ہندوؤں میں گھری ہوئی تھیں اور سناتنی ہندو کسی غیر مذہب کو اپنے مذہب میں داخل وشامل کرنا اپنے مذہبی احکام کی رو سے جائز نہیں سمجھتے تھے۔ انیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں پنڈت دیانند سرسوتی کی کوشش سے سناتنی ہندوؤں کے خلاف ایک نیا فرقہ آریہ ظہور میں آیا تو وہ غیر مذاہب والوں کو اپنے مذہب میں شامل کرلینے کا قائل اور اس کے لئے بڑا جوش وخروش رکھنے والا تھا۔ چنانچہ اس نے قوت پاتے ہی شدھی یعنی غیر مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب میں شامل کرنے کا سلسلہ شروع کردیا۔ (ایضاً صفحہ 324) پہلے تو آریوں نے اسلام کے خلاف برسوں زہریلا اثر ان میں پھیلایا اور پھر میدان ہموار دیکھ کر صوبہ یوپی کے اضلاع ہردوئی، شاہ جہانپور، فرخ آباد، بدایوں، متھرا، ایٹہ، اٹاوہ، آگرہ، مین پوری، علی گڑھ اور ریاست ہائے جیسور اور بھرت پور اور ترا وغیرہ سب ان کے عزم بالجزم کی زد میں آگئے۔ اور شدھی کا سلسلہ بڑے جوش وخروش اور دھوم دھام سے جاری ہوگیا۔ (ایضاً صفحہ 326)

مارچ 1923ء میں مشہور آریہ سماجی لیڈر شردھانند نے جو اس تحریک کے پرجوش علمبردار اور سب سے بڑے لیڈر تھے، ہندوؤں سے چندہ کی اپیل کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ نواحِ آگرہ میں راجپوتوں کو تیز رفتاری سے شدھ کیا جارہا ہے اور اب تک قریباً چار ہزار تین سو راجپوت ملکانے، گوجر اور جاٹ ہندو ہوچکے ہیں...... اگر ہندوسماج ان کو اپنے اندر جذب کرنے کا کام جاری رکھے تو مجھے تعجب نہ ہوگا کہ ان کی تعداد ایک کروڑ تک ثابت ہو جائے۔ (ایضاً صفحہ 328) شردھانند کے اس اعلان کے ساتھ آریہ اخبار ’کیسری‘ 12 مارچ 1923 میں یہ خبر چھپی کہ مہاراجہ جموں وکشمیر نے ساڑھے چار لاکھ ملکانہ راجپوتوں کو دوبارہ ہندو بنانے کے مسئلہ پر کامل غور وخوض کے بعد پنجاب کے سناتن دھرمی پنڈتوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اس مسئلہ پر کشمیری پنڈتوں سے گفت وشنید کریں۔ ان خبروں کا منظر عام پر آنا ہی تھا کہ ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسلمانوں میں غم و افسوس کی لہر دوڑ گئی اور ان کے دل پاش پاش ہوگئے اور حواس پراگندہ اور انہیں یقین ہوگیا کہ ہندو قوم شدھی کے بل بوتے پر ان کا نام مٹا دینے پر تلی ہوئی ہے۔ (ایضاً صفحہ 329)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے شُدّھی کے خلاف جامع اسکیم تیار کی، احبابِ جماعت کو اس کام کیلئے وقف کرنے کی تحریک کی، واقفین کو تفصیلی ہدایات دیں، کام کرنے کا طریقہ سمجھایا، قدم قدم پر رہنمائی فرمائی۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا ”میری کل جماعت کی جائداد تخمیناً دو کروڑ روپیہ ہوگی اگر ضرورت پڑی تو وہ سب املاک واموال خدا کی راہ میں وقف کرنے سے مَیں اور میری جماعت دریغ نہ کریں گے۔“ (ایضاً صفحہ 329)

تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ ذیل میں ہم وہ تاثرات درج کرتے ہیں جو مسلم تو مسلم ہندو اخبارات نے بھی اِمام جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت کے کاموں کو دیکھ کر خراجِ تحسین کے طور پر شائع کئے۔

اخبار ”زمیندار“ لاہور 8/اپریل 1923 نے لکھا: ”احمدی بھائیوں نے جس خلوص، جس ایثار، جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔“

اخبار ”ہمدم“ لکھنؤ 6/اپریل 1923 نے لکھا: ”قادیانی جماعت کی مساعی حسنہ اس معاملہ میں بے حد قابل تحسین ہیں اور دوسری اسلامی جماعتوں کو بھی انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔“

اخبار ”مشرق“ گورکھپور نے لکھا: ”جماعت احمدیہ کے امام وپیشوا کی لگاتار تقریروں اور تحریروں کا اثر ان کے تابعین پر بہت گہرا پڑتا ہے اور اس جہاد میں اس وقت سب کے آگے یہی فرقہ نظر آتا ہے اور باوجود اس بات کے کہ احمدی فرقہ کے نزدیک اس گروہ نو مسلم کی تائید کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس فرقہ سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا مگر اسلام کا نام لگا ہوا تھا اس لئے اس کی شرم سے امام جماعت احمدیہ کو جوش پیدا ہوگیا ہے اور آپ کی بعض تقریریں دیکھ کر دل پر بہت ہیبت طاری ہوتی ہے کہ ابھی خدا کے نام پر جان دینے والے موجود ہیں...... دیانت اور امانت جو مسلمانوں کی امتیازی صفتیں تھیں آج وہ ان میں نمایاں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی فیاضی اور ایثار کے ساتھ ان کی دیانت اور آمد وخرچ کے ابواب کی درستگی اور باقاعدگی سب سے زیادہ قابل ستائش ہے اور یہی وجہ ہے کہ باوجود آمدن کی کمی کے یہ لوگ بڑے بڑے کام کر رہے ہیں۔

اخبار نجات بجنور 27/اپریل 1923 نے لکھا : ”مسلمانوں کی مذہبی حمیت اور جوش مذہبی کا اندازہ یہ ہے کہ صرف قادیانی جماعت کے ڈیڑھ سو مبلغین تین ماہ تک بغیر کسی معاوضہ کے اور اپنے ذاتی خرچہ پر کام کر رہے ہیں اور دو سو مبلغ آمادہ کار ہیں۔ ان مجاہدین میں زمیندار، علماء، گریجویٹ، اخبار نویس اور جج شامل ہیں۔“

نذیر احمد خان صاحب وکیل جے پور نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

”قادیان کی احمدیہ جماعت کے 72 مبلغین کام کر رہے ہیں۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم.اے امیر وفد ایک نہایت ہی زیرک، فہیم، بردبار، مدبر اور تبلیغ میں سالہا سال کا تجربہ رکھنے والے انسان ہیں۔ ان کا انتظام اور نظام ایسے اعلیٰ پیمانہ اور طریق پر ہے کہ تمام مبلغین بھیجنے والوں کو انکا اتباع کرنا چاہئے اور حق یہ ہے کہ جب تک اس جماعت کے قواعد وضوابط اور ہدایات پر جو ان کو مرکز سلسلہ سے ملتی رہتی ہیں سب مبلغین کاربند نہ ہوں گے کامیابی محال ہے۔ ان احمدی مبلغین کو ہدایت ہے کہ وہ اپنے افسر کی اطاعت ایسی کریں کہ اگر جان جانے کا خطرہ بھی ہو تو بھی حکم بجالائیں...... میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس جماعت کے سوا اور کسی فرد کی ایسی اعلیٰ تربیت نہیں۔ نہ سنیوں میں نہ شیعوں میں نہ کسی اور جماعت میں۔ پس میں سچے دل سے مشورہ دیتا ہوں کہ اس اعلیٰ نمونہ کی تقلید سب بھائی کریں اور فائدہ اٹھاویں کہ بغیر اس کے کامیابی محال ہے۔“

اخبار ”وکیل“ امرتسر 3 مئی 1923 نے اپنے اداریہ میں لکھا:

”احمدی جماعت کا طرز عمل اس بات میں نہایت قابل تعریف ہے جو باوجود چھیڑ چھاڑ کے محض اس خیال سے کہ اسلام چشم زخم سے محفوظ رکھا جائے، ان خانہ جنگیوں کے انسداد کی طرف خود مسلمانوں کے لیڈروں کو توجہ دلاتے ہیں اور ہر طرح کام کرنے کو تیار ہیں...... ہم علیٰ وجہ البصیرت اعلان کرتے ہیں کہ قادیان کی احمدی جماعت بہترین کام کر رہی ہے۔“

اخبار ”نور“ علی گڑھ 3/مئی 1923 نے لکھا: ”اب تک جتنی انجمنوں نے اس کار خیر میں قدم رکھا ہے ان میں سے اعلیٰ کام قادیانی جماعت کا ہے۔“

”آریہ پترکا“ بریلی نے یکم اپریل 1923 کی اشاعت میں لکھا: ”اس وقت ملکانے راجپوتوں کو...... اپنی پرانی راجپوتوں کی برادری میں جانے سے باز رکھنے کے لئے (یعنی مرتد ہونے سے بچانے کیلئے۔ ناقل) جتنی اسلامی انجمنیں اور جماعتیں کام کر رہی ہیں ان میں سے احمدیہ جماعت قادیان کی سرگرمی اور کوشش فی الواقع قابل داد ہے۔

دیو سماجی اخبار ”جیون تت“ لاہور نے لکھا: ”ملکانہ راجپوتوں کی شدھی کی تحریک کو روکنے اور ملکانوں میں

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بڑا فضل ہے کہ ہمارے اکثر چھوٹے بڑے اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اگر بیتاب ہو کر، گڑگڑا کر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے اور اس سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور بعض دفعہ دعا کی قبولیت کے ایسے واقعات ہوتے ہیں جو غیروں کو بھی حیرت میں ڈال دیتے ہیں

دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کے قبولیت دعا کے متفرق نہایت ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

پاکستان کے مُلّاں کے دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بالکل خالی ہیں، خدا تعالیٰ کے نام پر اس کے حکموں کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جنہوں نے قوم میں بھی بگاڑ پیدا کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ قوم پر بھی رحم کرے اور ان ظالموں سے قوم کو بھی جلد چھڑائے

مکرم چوہدری نعمت اللہ ساہی صاحب (سابق ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان) اور

مکرم ظفر اللہ خان بُٹّر صاحب (آف کرتو، شیخوپورہ، پاکستان) کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 رجنوری 2018ء بمطابق 26 رصلح 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۟ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر دعا کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلّاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اُس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں؟“۔ فرمایا کہ ”بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلّاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچے لاتی ہے“۔ آپ فرماتے ہیں ”تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے۔ مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے“۔ آپ نے فرمایا کہ ”بچے کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتے کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔“ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 129، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بڑا فضل ہے کہ ہمارے اکثر چھوٹے بڑے اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اگر بیتاب ہو کر، گڑگڑا کر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے اور اس سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور بعض دفعہ دعا کی قبولیت کے ایسے واقعات ہوتے ہیں جو غیروں کو بھی حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسی ناامیدی کی کیفیت ہو جاتی ہے اور کس طرح ہر طرف سے ناامید ہو جاتے ہیں اس وقت جب ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے تو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا جو ہمارے ایمانوں میں مضبوطی کا باعث بنا۔ مَیں اس وقت بعض ایسے واقعات پیش کروں گا جو مختلف رپورٹس میں آتے ہیں۔

ناظر دعوت الی اللہ قادیان لکھتے ہیں کہ ضلع ہوشیار پور کے امیر نے بتایا کہ چند سال قبل ان کے گاؤں کھیڑا اچھروال میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گاؤں والے بہت پریشان تھے حتی کہ کنوئیں کا پانی بھی نچلی حد تک پہنچ گیا تھا۔ یہاں کی ہندو اکثریت نے وہاں کے معلم کو دعا کرنے کو کہا۔ مشرقی پنجاب میں معلم کو، مولوی کو ’میاں جی‘ کہتے ہیں۔ انہیں یقین تھا کہ احمدی معلم کو دعا کے لئے کہیں گے تو ضرور بارش ہو گی۔ بہرحال ہمارے معلم نے پہلے تو ان کو اسلامی دعا کے آداب بتائے اور اللہ تعالیٰ کی صفات بتائیں۔ پھر دعا کروائی۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے اس معلّم کی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے فضل سے دو تین گھنٹے کے اندر موسلا دھار بارش برسا دی اور اپنے سمیع الدعا ہونے کا ثبوت دیا۔ اس واقعہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے گاؤں میں اچھا اثر ہوا اور گاؤں والوں نے برملا کہا کہ احمدیوں کی دعا کی وجہ سے بارش ہوئی۔

پھر اسی طرح جزائر فجی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ طوالو فجی کے قریب ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اس کے دورے پر جانے سے قبل طوالو کے مبلغ نے بتایا کہ یہاں ایک عرصے سے بارش نہیں ہوئی اور پانی کا انحصار بارش پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ دورہ پر جانے سے پہلے انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے خط لکھا کہ بارش کے لئے دعا کریں۔ کہتے ہیں جب ہم شام کو طوالو پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے بہت زیادہ پریشانی کا ذکر کیا کہ اب پانی بالکل خشک ہو رہا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اسی دن رات کو نماز عشاء پر اعلان کیا کہ ہم نماز کا جو آخری سجدہ پڑھیں گے اس میں بارش کے لئے بھی دعا کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور رات کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوئی اور اس کے بعد تین چار دفعہ بارش ہوئی جبکہ محکمہ موسمیات کے مطابق ایک لمبے عرصے کے لئے خشک موسم کی پیشگوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم جہاں بھی گئے لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کے آنے پر یہاں بارش ہوئی ہے۔ چنانچہ کیتھولک چرچ کے بشپ اور فونافوتی قبیلے کے ایک بڑے چیف نے بھی اس بات کا اظہار کیا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور جماعت اور آپ کے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں جو اس طرح غیر معمولی طور پر یہاں بارش ہوئی اور یہ بارش نہ صرف احمدیوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنی بلکہ غیر از جماعت کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان بنی۔

بعض جگہ بارش کا ہونا خدا تعالیٰ کی تائید اور قبولیت کا نشان بن جاتا ہے تو بعض جگہ بارش کا رکنا دعا کی قبولیت کا نشان بن جاتا ہے۔ اور غیر، چاہے اسلام کو قبول کریں یا نہ کریں لیکن اس بات کا ضرور اعتراف کرتے ہیں کہ اسلام کا خدا دعاؤں کو سننے والا خدا ہے۔

گنی بساؤ افریقہ کا ایک ملک ہے۔ وہاں کے معلّم عبداللہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ہم ایک گاؤں سین چانگ کامُسا (Sinchang Kamsa) میں تبلیغ کے لئے گئے اور لوگوں کو جمع کر کے انہیں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جب انہیں تبلیغ کی جا رہی تھی تو اسی دوران سخت بارش شروع ہو گئی اور بارش کے شور کی وجہ سے یہ کہتے ہیں کہ میری آواز حاضرین تک نہیں پہنچ رہی تھی اور یوں لگ رہا تھا کہ ابھی لوگ اٹھ کے چلے جائیں گے۔ لوگ پریشان ہو رہے تھے اور جانے والے تھے۔ تو کہتے ہیں اس وقت مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! بارش بھی تیری ہے اور جو پیغام میں لے کر آیا ہوں وہ بھی تیرا ہے لیکن بارش کی وجہ سے یہ لوگ تیرا یہ پیغام سن نہیں رہے۔ اور اٹھنے والے ہیں۔ کہتے ہیں ابھی دعا کرنے کی دیر ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بارش کو تھما دیا اور پھر وہاں موجود تقریباً ایک سو پچاس لوگوں کو تبلیغ کی گئی اور کہتے ہیں الحمد للہ تبلیغ کے بعد تمام افراد نے بیعت کرنے کی توفیق حاصل کی۔

دعا کے بعد بارش کے رکنے نے جہاں ہمارے معلّم کے ایمان کو مضبوط کیا وہاں ان لوگوں کو بھی دعاؤں کے سننے والے خدا کو دکھایا۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کس طرح نظر آتا ہے؟ خدا اسی طرح اپنی قدرتوں کو دکھا کر نظر آتا ہے۔ وہی لوگ جو بارش کی وجہ سے وہاں سے اٹھ کر جانے والے تھے اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو دیکھ کر نہ صرف بیٹھے رہے بلکہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کیا۔

اسی طرح باندوندو کے مبلغ حافظ مزمّل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں لوکل معلّم اور دو خدّام کے ساتھ ایک گاؤں کے دورے پر روانہ ہوا۔ راستے میں شدید بارش شروع ہو گئی۔ آگے جانا ناممکن دکھائی دیتا تھا کیونکہ راستہ کچا اور شدید پھسلن تھی۔ چنانچہ یہ کہتے ہیں ہم لوگ ایک جگہ پر رک گئے اور وہاں دعا کی کہ یا اللہ تیرے مسیح کا پیغام پہنچانے جا رہے ہیں۔ وہاں پہلے اطلاع کی ہوئی تھی۔ لوگ وہاں جمع تھے۔ تُو فضل فرما تا راستے کی ہر روک دُور ہو جائے۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فوراً ہماری دعا سن لی اور بارش اچانک رک گئی۔ کیونکہ بظاہر لگتا تھا کہ بارش شام تک چلے گی اس لئے ہم بڑے پریشان تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور پروگرام کے مطابق صحیح وقت پر گاؤں پہنچے اور تبلیغی اور تربیتی پروگراموں کو انعقاد کیا۔

پھر بارش کے دعا کے ذریعہ رُکنے کے ضمن میں وہاب طیب صاحب سوئٹزرلینڈ کے مبلغ ہیں وہ کہتے ہیں کہ جماعت نے زخوِل (Zuchwil) کے علاقے میں مسجد کی تعمیر کے لئے جگہ خریدی۔ وہاں امن کی علامت کے لئے ایک پودا لگانے کے حوالے سے پروگرام رکھا گیا جس میں دوسرے مہمانوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ جس دن پودا لگانے کا پروگرام تھا اس دن پیشگوئی کے مطابق شدید بارش ہونی تھی۔ چونکہ پروگرام کی ساری کارروائی آؤٹ ڈور (out door) تھی اس لئے ان کو بڑی پریشانی تھی۔ اس حوالے سے انہوں نے مجھے بھی لکھا اور ان کے کافی خط آتے رہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ پروگرام والے دن جب وہاں گئے تو پہلے سخت بارش شروع ہو گئی اور بظاہر

بارش کے رکنے کے کوئی آثار بھی نہیں تھے۔ مگر پھر دعاؤں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ابھی پروگرام شروع ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا کہ بارش بالکل رک گئی اور سورج نکل آیا۔ کہتے ہیں کہ پروگرام کے وقت مقامی کونسل کے صدر بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے تو بڑی حیرانی کے ساتھ یہی کہا کہ کیا آپ لوگوں نے اپنے پروگرام کے لئے موسم بھی آرڈر کروایا ہوا ہے؟ اس پر انہیں بتایا گیا کہ ہم دعا بھی کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے خلیفہ کو بھی دعا کے لئے لکھا اور ہمیں پوری امید تھی کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور اس طرح یہ پروگرام کامیاب رہا جس کی خبر وہاں کے لوکل اخباروں نے بھی دی اور اس کے ذریعہ سے کافی لوگوں کو جماعت کا تعارف پہنچا۔ بیشک ہم موسم کو آرڈر تو نہیں کرتے اور نہ کر سکتے ہیں لیکن اس خدا کے حضور ضرور جھکتے ہیں جس کے حکم کے تابع موسم ہے اور پھر وہی اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا ہے۔

اب موسموں سے ہٹ کر قبولیت دعا کے بعض اَور واقعات ہیں وہ پیش کرتا ہوں۔ ہمارا خدا صرف موسموں کا خدا نہیں ہے بلکہ قادر مطلق اور ہر قسم کی دعائیں سننے والا خدا ہے۔ اس کی بیشمار صفات ہیں اور اپنی صفات کے وہ جلوے دکھاتا ہے۔

بینن سے معلم سلسلہ متین صاحب کہتے ہیں کہ چند دن ہوئے ایک نومبایع دوست آئے کہ مربی صاحب ہمارے گھر آئیں۔ اس نے کہا کہ میری بیوی کی حالت بہت خراب ہے۔ تو کہتے ہیں اس بات پر میں اپنی بیوی کو لے کر ان کے گھر چلا گیا کیونکہ ان کی بیوی کا زچگی کا معاملہ تھا اس لئے عورت کی ضرورت تھی اور وقت بالکل قریب تھا اور اس کو بڑا تیز بخار تھا اور تیز بخار کی وجہ سے رِحم کے سکڑنے کی وجہ سے بچے کی پیدائش نہیں ہو رہی تھی۔ وہ کہنے لگا کہ گزشتہ دو دفعہ بھی اس طرح ہی ہو چکا ہے جس میں یا تو بچہ بچ سکتا تھا یا والدہ۔ لہٰذا دونوں دفعہ انہوں نے والدہ کو بچانے کی کوشش کی اور اولاد کی قربانی دینی پڑی اور اب یہ تیسری بار ایسا ہو رہا ہے۔ معلّم سلسلہ نے کہا کہ ایسی حالت میں ہم دوا کے ساتھ دعا بھی کرتے ہیں اور اپنے امام کو بھی دعا کے لئے لکھتے ہیں لیکن اب تو یہاں اتنا وقت نہیں ہے۔ دعا کا جو ظاہری طریقہ ہے وہ تو کریں گے ہی اور لکھنے کا وقت نہیں۔ چلو ہم خود ہی دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کا واسطہ دے کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر دعا شروع کی اور دعا ختم کرنے پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر پانی پر پھونکا اور اس عورت کو پلایا۔ کہتے ہیں اس طرح مَیں نے دو تین دفعہ کیا اور پانی پھونک کر عورت کو پلانے کے لئے بھجوایا۔ تیسری دفعہ خاوند خوشی سے آیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیوی بھی بچالی اور بیٹا بھی دے دیا اور اس نومبایع کا ایمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی ذات پر اَور بھی بڑھا اور دعا پر ایمان مزید مضبوط ہوا اور تب سے یہ خود بھی باقاعدہ توجہ سے، انکسار سے، عاجزی سے، تڑپ سے دعائیں کرنے لگ گیا۔

اسی طرح ایک بیمار کا ذکر کرتے ہوئے کینیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں کی ایک جماعت کے صدر صاحب بہت بیمار تھے۔ ان کی خیریت دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا کہ مجھے دو ہسپتالوں سے جواب دے دیا گیا ہے اور اب میری حالت بہت خراب ہے۔ کسی وقت بھی آپ کوئی بری خبر سن سکتے ہیں۔ ان کی جلد کا رنگ بھی بہت بدل گیا تھا۔ جسم بالکل ٹھنڈا اور بے جان محسوس ہوتا تھا۔ انہیں تسلی دی کہ آپ ہمت نہ ہاریں۔ خود بھی دعا کریں اور معلم کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے مجھے بھی یہاں خط لکھا۔ معلم بتاتے ہیں کہ ایک ہفتے کے بعد جب مَیں دوبارہ اس جماعت میں نماز جمعہ پڑھانے گیا تو میں نے دیکھا کہ ان کی حالت بہتر ہے اور کچھ دنوں بعد یہاں سے میرا جواب بھی ان کو مل گیا کہ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ کامل شفا عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی صحت مسلسل بہتری کی طرف مائل ہوئی اور اب کچھ عرصہ بعد وہ بالکل تندرست ہو گئے ہیں اور اپنا کام کاج کر رہے ہیں۔ پس دعا کے طفیل انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی زندگی عطا ہوئی اور اس نے بھی ان کے ایمان میں اضافہ کیا ہے۔

پھر کرناٹک انڈیا سے وہاں کے امیر ضلع لکھتے ہیں۔ وہاں کے ایک جماعت کے صدر جماعت لکھتے ہیں کہ ان کو برین ٹیومر ہو گیا اور ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ان کا علاج ممکن نہیں ہے۔ آپریشن کرتے وقت جان بھی جا سکتی ہے۔ انہوں نے فوراً دعا کے لئے مجھے بھی یہاں لکھا اور میرا جواب بھی ان کو گیا کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ کہتے ہیں کہ ایک ماہ کے بعد ڈاکٹروں نے دوبارہ ان کا معائنہ کیا تو حیران ہو گئے کہ برین ٹیومر کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ حسین صاحب مکمل طور پر شفایاب ہو گئے۔

پھر ایک مریض کا ذکر ہے جس کے بارے میں حافظ احسان سکندر مبلغ بیلجیم لکھتے ہیں کہ ایک احمدی دوست داؤد صاحب بیمار تھے۔ ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ ان کے جگر گردے اور پھیپھڑوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ ہسپتال میں ہی انہیں دل کا دورہ بھی پڑا۔ انہیں وینٹی لیٹر (ventilator) پر لگا دیا گیا۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹروں نے جواب دے دیا یہاں تک کہ ان کی فیملی نے جماعت سے درخواست بھی کر دی کہ جنازہ وغیرہ کی تیاری میں مدد کی جائے۔ حافظ صاحب کہتے ہیں انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا خود بھی دعا کی۔ جماعت کو بھی دعاؤں کے لئے کہا۔ اگلے دن جماعتی وفد جس میں صدر انصار اللہ، سیکرٹری تبلیغ اور یہ شامل تھے ان کو وزٹ کرنے گئے تو ڈاکٹر کہنے لگے کہ ایک معجزہ ہو گیا ہے کہ جو دوائی ہم پہلے انہیں دے رہے تھے اور ان کا جسم اسے قبول نہیں کر رہا تھا اب وہی دوائی اثر کر رہی ہے اور ان کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہو رہی ہے۔ ہم نے ڈاکٹر کو کہا کہ یہ معجزہ دعا کی وجہ سے ہوا ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ نئی زندگی عطا فرمائی ہے۔

دعا کی قبولیت کے بعض اور متفرق واقعات ہیں جو لوگوں کے لئے جماعت اور خلافت سے تعلق اور جماعت کی سچائی اور خدا تعالیٰ پر ایمان میں ترقی کا باعث بنتے ہیں۔

مصطفیٰ صاحب سعودیہ کے رہنے والے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی کہ میرا تبادلہ فلاں شہر میں ہو جائے اور اس طرح مَیں فیملی کے ساتھ رہ سکوں۔ کہتے ہیں بظاہر یہ ناممکن تھا لیکن اب دعا سے ایک ایسا معجزہ ہوا کہ تبادلوں کی ایک رَو چل پڑی اور مَیں تینتیس نمبر سے ایک نمبر پر آ گیا ہوں۔ یعنی اب جب بھی کوئی تبادلہ ہوا مجھے موقع دیا جائے گا اور اس میں فیملی کے ساتھ رہ سکوں گا۔ یہ کہتے ہیں میرے لئے تو یہ ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔ اپنے اپنے حالات ہر کوئی جانتا ہے۔ بظاہر بعض باتیں بڑی معمولی معلوم ہوتی ہیں لیکن جس پر گزر رہی ہوتی ہے اس کو احساس ہوتا ہے کہ یہ کس قسم کی اَنہونی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور دعاؤں سے ہو گئی۔

تنزانیہ کے ریجن موروگورو کے معلّم لطیف صاحب ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت کی ایک مسجد سے کسی نے سولر سسٹم کی بیٹری چوری کر لی۔ جب اگلے دن احباب جماعت کو پتا چلا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ پولیس میں رپورٹ کرنے سے بہتر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ وہاں بھی کچھ نہیں ہونا۔ پولیس نے نوٹ کر لینا ہے اور قصہ ختم ہو جانا ہے تو بہتر ہے ہم دعا کریں۔ اللہ کے آگے جھکیں اور اس سے مانگیں۔ ہم یہ دعا کریں گے کہ جس نے بھی یہ بیٹری چوری کی ہے اس کو خود اللہ تعالیٰ سزا دے اور ہماری بیٹری ہمیں لوٹا دے۔ کہتے ہیں اس موقع پر چوری کا سن کر بعض غیر احمدی لوگ بھی اکٹھے ہوئے تھے۔ لہٰذا یہ خبر اس گاؤں میں پھیل گئی کہ احمدیوں نے دعا کی ہے کہ جس نے بھی بیٹری چوری کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پکڑے اور سزا دے۔ غیر از جماعت احباب نے کہنا بھی شروع کر دیا کہ احمدیوں کی دعائیں بڑی قبول ہوتی ہیں۔ اب چور ضرور پکڑا جائے گا کیونکہ اب اس کیلئے کوئی اور راستہ نہیں۔ کہتے ہیں ابھی ایک ہی دن گزرا تھا کہ جس کسی نے بھی چوری کی تھی وہ چوری چھپے صبح سویرے بیٹری صدر صاحب جماعت کے گھر کے سامنے رکھ گیا۔ اس طرح کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کی دعا کو سنا اور غیر از جماعت احباب کا ایمان بھی دعاؤں پر مزید پختہ ہوا کہ یہ واقعی نیک اور سچے لوگ ہیں۔

بہر حال اس سے یہ تو پتا چل گیا کہ وہاں کے چوروں میں بھی خدا تعالیٰ کا خوف ہے اور خدا تعالیٰ کے نام سے ڈر گئے۔ لیکن پاکستان کے مُلاّں کے دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بالکل خالی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے نام پر اس کے حکموں کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جنہوں نے قوم میں بھی بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قوم پر بھی رحم کرے اور ان ظالموں سے قوم کو بھی جلد چھڑائے۔

ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے مبلغ انچارج صاحب گنی کناکری لکھتے ہیں کہ ایک مخلص نومبایع نوجوان سلیمان صاحب نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ وقف کر کے جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ہم نے انہیں سیرالیون جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے بخوشی قبول کر لیا۔ تیاری شروع ہو گئی۔ کہتے ہیں جب ہم نے ان کے والدین جو ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے ان کو مشن ہاؤس بلوایا تا کہ ان کی رضامندی حاصل کی جا سکے تو بظاہر وہ خوش ہوئے اور تمام معلومات لے کر دو دن کے بعد واپس آنے کا کہہ گئے۔ واپس جا کر انہوں نے اپنے مولوی سے مشورہ کیا تو انہوں نے انہیں بہکا دیا اور ہمارے خلاف پولیس میں مقدمہ درج کروا دیا کہ جماعت احمدیہ ایک غیر مسلم اور متشدد جماعت ہے اور یہ لڑکے کو بھی ورغلا رہی ہے اور شدت پسند بنا رہی ہے۔ کہتے ہیں اس پر ہمیں بڑی پریشانی ہوئی۔ مجھے بھی انہوں نے دعا کیلئے لکھا اور بہر حال میں نے بھی ان کو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ کوشش کرتے رہیں دعا بھی کرتے رہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں جب پولیس نے انکوائری کی اور جماعت کا تعارف جب انہیں پیش کیا پولیس کو لیف لٹس (Leaflets) وغیرہ دیئے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پولیس کمشنر نے نہ صرف کیس خارج کر دیا بلکہ کہنے لگا کہ مجھے تو ان کا بیان کردہ اسلام زیادہ صحیح اور پُرامن لگتا ہے اور پولیس کمشنر نے کہا کہ مجھے مزید معلومات فراہم کریں مَیں بھی اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

پھر ایک واقعہ مالی ریجن کے مبلغ مستنصر صاحب لکھتے ہیں کہ اس سال جلسہ سالانہ مالی کے لئے احباب کو تحریک کی کہ کثرت سے لوگ شامل ہوں۔ چونکہ جہاں جلسہ ہونا تھا وہاں کا فاصلہ کافی ہے تقریباً چار سو کلومیٹر۔ وہاں کے رہنے والے غریب لوگ ہیں۔ وہاں جانے کا، اتنا فاصلہ طے کرنے کا دس ہزار فرانک سے زائد کرایہ لگتا ہے۔ غریب آدمیوں کے لئے اتنی رقم مہیا کرنا کہ سارا خاندان جائے بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ تو ایک ممبر یحییٰ صاحب ہیں جو دریا سے مچھلیاں پکڑتے ہیں اور مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ انہوں نے بڑی کوشش سے سارے سال میں ایک آدمی کا کرایہ بنایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال تو مَیں گیا تھا۔ اس سال کیونکہ ایک آدمی کا کرایہ ہے اس لئے مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنی بیوی کو جلسہ پر بھجواؤں گا۔ مربی صاحب نے انہیں کہا کہ آپ کی نیت تو اچھی ہے۔ لیکن کوشش کریں کہ آپ بھی جلسہ میں شامل ہوں اور اس کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دریا سے مچھلی کا ایسا شکار آپ کو دے دے کہ آپ کا بھی کرایہ بن جائے۔ چنانچہ جس دن صبح جلسہ کے لئے وہاں سے قافلہ چلنا تھا اس سے پہلے رات آٹھ بجے وہ شخص مشن میں آئے۔ ان کے ہاتھ میں تقریباً بارہ کلو کی ایک بہت بڑی مچھلی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ جب صبح دریا میں جال ڈالنے گیا تو میں نے بڑی دعا کی کہ کل قافلہ روانہ ہونا ہے اور میرے پاس کرایہ نہیں ہے۔ اے اللہ میری مدد کر کہ مَیں جلسہ میں شامل ہو سکوں۔ نیت میری نیک ہے۔ کہتے ہیں

عصر کے وقت جال نکالا تو یہ مچھلی لگی ہوئی تھی۔ جب کنارے پر آیا تو ایک آدمی نے اٹھارہ ہزار فرانک سیفا کی خرید لی۔ میں نے اس آدمی سے اجازت لی ہے کہ مَیں آپ کو مچھلی دکھاؤں۔ تو اس مچھلی سے میرا کرایہ بھی پورا ہو گیا ہے۔ ہم دونوں میاں بیوی شریک ہو سکتے ہیں اور زائد پیسے بھی بچ گئے۔

اللہ تعالیٰ قبولیت دعا کے ذریعہ کس طرح احمدیوں کو ایمان میں پختگی اور خلافت پر یقین قائم فرماتا ہے اس بارے میں اپنا ایک واقعہ لکھتے ہوئے مالی کے ایک صاحب ادریس تراوڑے صاحب کہتے ہیں کہ 2008ء میں جب آپ نے گھانا کا دورہ کیا (جب مَیں 2008ء میں خلافت جوبلی کے جلسہ میں شامل ہوا تھا) تو اس وقت یہ احمدی شخص بھی جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں مَیں مرغیوں کا کاروبار کرتا تھا اور میں مرغیاں چھوڑ کر گھانا چلا گیا۔ پیچھے میری ساری مرغیاں مر گئیں۔ تو جس آدمی کے پیسوں سے مَیں یہ کاروبار کرتا تھا اس کو جب پتا چلا کہ مَیں احمدی ہوں اور احمدیوں کے جلسہ پر گیا ہوں اور مرغیاں مر گئی ہیں تو وہ مخالفت میں اور بھی اندھا ہو گیا اور میرے واپس آنے کے بعد مجھے پیغام بھیجا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر میرے ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک سیفا واپس کرو۔ کہتے ہیں مَیں بہت پریشان ہوا۔ میرے پاس تو رقم نہیں ہے۔ یہ مخالف مجھے بہت ذلیل کرے گا۔ کہتے ہیں ساری رات مَیں نے بڑی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میرا کچھ انتظام کر دے۔ میں تو خلیفہ کی محبت میں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ ایک ٹرک سے کچھ اناج گرا ہوا ہے جسے مَیں سمیٹ رہا ہوں۔ ایک خاص جگہ دکھائی گئی کہ وہاں ٹرک ہے اور وہاں اناج گرا ہوا ہے۔ وہاں سے سمیٹ رہا ہوں۔ کہتے ہیں جو جگہ خواب میں دیکھی تھی مَیں صبح صبح وہاں گیا تو وہاں ٹرک تو کوئی نہیں تھا۔ لیکن اناج گرا ہوا تھا۔ کچھ دانے گرے ہوئے تھے جو مَیں سمیٹنے لگا تو اچانک ایک کالے رنگ کا پلاسٹک کا لفافہ ملا۔ اس کو کھولا تو اس میں ایک لاکھ اسی ہزار فرانک سیفا تھے۔ میں نے وہاں علاقے کے لوگوں سے پوچھا تو بتایا گیا کہ یہاں رات ایک ٹرک کھڑا تھا جو اَب سینیگال کی طرف چلا گیا ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے یہاں سے یہ رقم ملی ہے اگر کسی کی ہو تو بتا کر لے لے۔ کوئی آدمی نہیں آیا۔ بہرحال جب شام کو قرض خواہ قرض لینے آیا اور پھر بدتمیزی پر اتر آیا تو مَیں نے اسے کہا صبر کرو مَیں تمہیں قرض دے دیتا ہوں۔ میرا اللہ تعالیٰ نے انتظام کر دیا ہے اور میں نے اس کی وہ رقم واپس کر دی۔ کہتے ہیں اب کئی سال ہو گئے ہیں۔ لیکن اس رقم کی ملکیت کا وہاں کسی نے دعویٰ نہیں کیا۔ کوئی نہیں آیا اسے پوچھنے۔

اسی طرح جرمنی سے مبلغ سلسلہ حفیظ اللہ بھروانہ صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک نومبایع احسان صاحب جو لبنانی ہیں۔ ان کی وہاں جرمنی میں میرے سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے دوران انہوں نے دعا کے لئے مجھ سے اپنی اسائلم کے حوالے سے مشکلات کا ذکر کیا کیونکہ پولیس نے ان کو بتایا تھا کہ انہیں کسی وقت بھی واپس بھجوا دیا جائے گا۔ کہتے ہیں لیکن اس آدمی کے ایمان میں بڑا اضافہ ہوا۔ خدا تعالیٰ نے بڑا معجزہ دکھایا کہ ان کا کیس باوجود اس کے کہ پولیس کا خیال تھا کہ کوئی سیاسی پناہ نہیں ملے گی اور واپس جائیں گے۔ تین سال کے لئے ان کو سیاسی پناہ مل گئی اور اب وہ بڑے خوش ہیں اور ہر ایک کو بتاتے ہیں کہ دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ غیر مسلموں کو بھی احمدیوں کی دعاؤں کی قبولیت کے ایسے نظارے دکھاتا ہے جو ان کو اس بات کا قائل کر دیتے ہیں کہ اسلام کا خدا دعاؤں کا سننے والا خدا ہے۔ مرزا افضل صاحب کینیڈا سے لکھتے ہیں کہ ہم وینکوور کے مغرب میں ایک انٹرفیتھ کانفرنس میں ایک شہر میں گئے اور ایک فون بک دیکھ کر ایک سکھ کو فون کیا کہ ہم یہاں انٹرفیتھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے ہمیں اپنے گھر خوش آمدید کہا۔ کھانا کھلایا۔ اپنے گھر میں ہی ہمیں ظہر عصر کی نماز پڑھنے کی اجازت دی۔ انہوں نے کانفرنس میں ہر قسم کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ جب ہم چلنے لگے تو انہوں نے نہایت عاجزی سے کہا کہ اس کے بیٹے کی تین بیٹیاں ہیں اور یہ کہ ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بیٹا بھی دے دے۔ کہتے ہیں ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ ہاتھ اٹھا کے وہیں دعا بھی کی اور انہیں بتایا کہ ہم اپنے خلیفہ کو بھی دعا کے لئے لکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر ایک ڈیڑھ سال کے بعد ان کا بڑا خوشی سے فون آیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پوتا عطا فرمایا ہے۔

دعاؤں کے قبولیت کے یہ چند واقعات ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں موجود ہیں۔‘‘ جیسا کہ شروع میں بچے کے چلّانے کی وجہ سے ماں کے دودھ کے اترنے کی مثال کا ذکر ہو چکا ہے۔ یہ قانون قدرت ہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اسی قانون کے تحت ’’ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 199۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور اگر قبولیت دعا کے زندہ نمونوں کا حصہ بننا ہے تو پھر بعض لوازمات ہیں۔ بعض شرطیں ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں دعا قبول نہیں ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان کے لئے بعض شرطیں بھی ضروری ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ دعا کے لوازمات سے اوّل ضروری یہ ہے کہ اعمال صالحہ اور اعتقاد پیدا کریں کیونکہ جو شخص اپنے اعتقادات کو درست نہیں کرتا اور اعمال صالحہ سے کام نہیں لیتا‘‘ (ان کو بہتر نہیں کرتا) ’’اور دعا کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے‘‘۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 200، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایمان کو جہاں اعتقادی لحاظ سے مضبوط کرنے کی ضرورت ہے وہاں عملی حالت کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ویسے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق پانچ وقت نمازوں پہ توجہ نہ دیں۔ لوگوں کے بنیادی حق ادا نہ کریں اور جب مشکل میں گرفتار ہوں تو اس وقت پھر ہمیں اللہ بھی یاد آ جائے۔ لوگوں کے حق ادا کرنے بھی یاد آ جائیں۔ پہلے اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہو گا۔ اعتقادی حالت جو بہتر کی ہے تو صرف اعتقادی حالت کے بہتر ہونے سے ہی کام پورا نہیں ہوتا جب تک عمل صالح نہ ہو۔ اور عمل صالح یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق بھی ادا کئے جائیں اور اس کے مخلوق کے حق بھی ادا کئے جائیں۔ پس یہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ پھر دعاؤں کو بھی سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے اور عبادتوں اور دعاؤں کے حق ہمیشہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد مَیں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرم چوہدری نعمت اللہ ساہی صاحب کا ہے جنہوں نے اپنے ریٹائرمنٹ کے بعد بلکہ اس سے پہلے ہی زندگی وقف بھی کی تھی اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ناظم جائیداد رہے ہیں۔ 15 رجنوری کو کینیڈا میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت حضرت حسین بی بی صاحبہؓ، والدہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعہ آئی تھی انہوں نے اپنی ایک خواب کے ذریعہ قادیان جا کر بیعت کی تھی۔ حسین بی بی صاحبہ کے خاوند حضرت نصر اللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی غلام احمد صاحب نے بھی قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ چوہدری نعمت اللہ صاحب کے دادا تھے۔ چوہدری صاحب کو جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ امیر جماعت ضلع حیدرآباد رہے۔ انصار اللہ کے ضلع حیدرآباد کے ناظم رہے۔ قائد خدام الاحمدیہ حیدرآباد رہے۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان رہے۔ بچپن سے ہی باقاعدہ تہجد کے عادی تھے اور آخر دم تک اس کے لئے کوشش کرتے رہے۔ نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ موسم کی شدت سردی یا بارش میں آپ کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ مسجد پہنچیں اور نماز باجماعت پڑھیں۔ دعا پر آپ کو غیر معمولی یقین تھا۔ خلافت سے انتہائی عقیدت تھی۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ خلافت سے پہلے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حیدرآباد کے دورے پر تھے تو راستے میں چوہدری صاحب کا گھر آتا تھا۔ آپ وہاں گئے۔ تھوڑی دیر قیام کیا۔ چوہدری صاحب تو گھر میں نہیں تھے ان کی اہلیہ سے فرمایا کہ چوہدری صاحب سے کہیں کہ اب دین کی خدمت کریں۔ حالانکہ ویسے تو جماعتی لحاظ سے وہ ایک عہدیدار کی حیثیت سے خدمت کر ہی رہے تھے لیکن جب باقاعدہ ایک پیغام چوہدری صاحب کو ملا تو اس کے بعد آپ نے زندگی وقف کر دی۔ اس کا خط لکھا۔ ہمیشہ کارکنان سے پہلے دفتر میں پہنچنے کی کوشش کرتے تھے۔ بڑے صابر اور شاکر تھے اور دوسروں کی تکلیف کا بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ اپنے نفس پر قابو تھا۔ بڑے دھیمے ٹھنڈے مزاج کے تھے۔ معمولی بیماری یا تکلیف کا کبھی کسی سے ذکر نہیں کیا۔ ملازمت کے دوران ان کی بڑی اچھی تنخواہ ہوتی اس کے باوجود کبھی اپنے پر زائد خرچ نہیں کرتے تھے یا پیسے کا اظہار نہیں تھا اور بڑی ایمانداری سے انہوں نے کام کیا۔ ٹیکسٹائل ملوں میں انہوں نے کام کیا اس کی وجہ سے ان کے جو مالکان تھے ان کو بھی آپ پہ بڑا زیادہ اعتماد تھا۔ آپ کے بیٹے نے جب فیصل آباد میں ٹیکسٹائل کے شعبہ میں کام شروع کیا تو آپ کی ایمانداری کی وجہ سے بہت ساری ملوں کے مالکان نے کہا کہ آپ کے ساتھ ہم بغیر کسی گارنٹی اور ضمانت کے کام کر دیتے ہیں کیونکہ ہمارے لئے یہی ضمانت کافی ہے کہ تم چوہدری صاحب کے بیٹے ہو۔ ان کا ٹیکسٹائل انڈسٹری میں بڑا نام تھا۔ اولاد کو بھی ہمیشہ خلیفہ وقت کو خط لکھنے کے لئے تلقین کرتے رہتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔

ان کے ایک عزیز لکھتے ہیں کہ چوہدری نعمت اللہ صاحب کے والد عنایت اللہ صاحب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے چچا زاد بھائی تھے۔ ایک دفعہ ان کو پتا لگا کہ چوہدری نعمت اللہ صاحب سے ان کے والد ناراض ہیں تو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ان کے والد کو خط لکھا کہ میں پاکستان میں تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کو عزیز

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اس کے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو۔ (جامع ترمذی کتاب البر والصلہ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار ہے۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

نعمت اللہ پر کسی سبب سے کچھ خفگی ہے۔ کہتے ہیں مجھے تو نہیں معلوم کس وجہ سے خفگی ہے۔ بہر حال مَیں یہ کہتا ہوں کہ آپ کو معلوم ہے کہ جتنا عرصہ عزیز نعمت اللہ انگلستان میں رہا۔ یہاں وہ پڑھنے کے لئے آئے تھے جب چوہدری صاحب بھی یہاں ہوتے تھے۔ میں جب بھی انگلستان گیا وہ مجھ سے ملتا رہا اور جب وہ اپنی بیماری کے عرصہ میں سوئٹزرلینڈ میں تھا تو وہاں بھی ملاقات ہوتی رہی۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ مَیں نے عزیز کو ہر طرح سے فرمانبردار، متواضع، شریف الطبع، خوش اخلاق اور مخلص معاون پایا۔ اس کے حسن اخلاق اور اس کی طبیعت کی شرافت پر آپ کو اس کا باپ ہونے کے لحاظ سے بجا طور پر فخر ہونا چاہئے۔ پھر لکھتے ہیں کہ جتنا عرصہ باہر رہا نہایت نیک رہا اور میری طبیعت اس سے بہت خوش رہی۔ میں متواتر اس کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں اور اب بھی ہر نماز میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں کہ نہایت سچائی سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے تینوں عزیزوں میں سے جو اس عرصے میں انگلستان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے (کہتے ہیں کہ) عزیز نعمت اللہ ان تینوں میں سب سے زیادہ نیک اور شریف طبیعت ہے۔

پھر ان کے دفتر نظامت جائیداد کے ایک مختار عام لکھتے ہیں کہ کبھی ان کا افسروں والا رویہ نہیں تھا بلکہ ہمیشہ شفیق بزرگ ہی انہیں پایا۔ نہایت درجہ کا عجز وانکسار تھا۔ بڑی درویش صفت طبیعت تھی۔ دنیاوی طور پر نہایت کامیاب اور اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے مگر اس کے باوجود کمال کی عاجزی تھی اور افسران کے ساتھ تعلق میں نہایت درجے کے مؤدب اور احترام والا تعلق تھا۔ افسران کا چاہے عمر میں چھوٹا ہی کیوں نہ ہوتا بڑی عزت اور احترام کرتے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے اور بڑا صحیح لکھا ہے کہ وقف زندگی کی منظوری کے بعد وہ اپنی ذات کو مٹا چکے تھے۔ اَنانیت کا کوئی پہلو ان کی ذات میں نظر نہیں آتا تھا۔ کہتے ہیں اکثر میں دفتر میں جب بھی آپ کے پاس حاضر ہوتا تو آپ ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے۔ کہتے ہیں جہاں نظام جماعت کی بات آتی تو تمام تعلقات اور رشتوں کو ایک طرف رکھ دیتے۔ ویسے بڑے رشتوں کو نبھانے والے تھے۔ کہتے ہیں ربوہ میں کسی احمدی نے جماعت کی جگہ پر قبضہ کر لیا تھا اور لوگوں کو یہ تاثر دینا شروع کر دیا کہ چوہدری صاحب سے میری رشتہ داری ہے اور مجھے کوئی کچھ نہ کہے۔ چوہدری صاحب کو جب معلوم ہوا تو بڑی سختی سے اس شخص سے پیش آئے۔ کہتے ہیں ایسی سختی انہوں نے پہلے کسی اور سے نہیں کی جتنی اس اپنے رشتہ دار سے کی حالانکہ اور بھی ناجائز قابضین تھے۔

یہ کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے چوہدری صاحب نے بتایا کہ میں نے ساری زندگی کبھی اپنی اہلیہ سے لڑائی نہیں کی۔ خلافت کا ذکر ہوتا تو آنکھوں میں چمک آجاتی۔ ایک دفعہ ان کے ایک بیٹے کا کہیں رشتہ ہوا تو ان کو کسی ذریعہ سے پتا لگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو یہ رشتہ پسند نہیں ہے۔ تو انہوں نے اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ مَیں تمہیں یہ تو نہیں کہتا کہ رشتہ توڑ دو۔ ختم کر دو۔ زبردستی نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ ضرور کہتا ہوں کہ جب مجھے یہ پتا لگ گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو پسند نہیں تو مَیں اس شادی میں شامل نہیں ہوں گا۔ تو پھر بیٹے نے خود ہی وہ رشتہ ختم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ظفر اللہ خان بٹر صاحب کرتو، شیخوپورہ کا ہے۔ ان کی 9 جنوری کو وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد چوہدری اللہ دتّہ صاحب نے 1928ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ اپنے گاؤں کرتو ضلع شیخوپورہ میں ان کو بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ نماز تہجد بہت باقاعدگی سے ادا کرنے والے۔ پنجوقتہ نماز ادا کرنے والے۔ خطبات باقاعدگی سے سننے والے۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھے۔ طبیعت میں سادگی تھی لیکن اولاد کی تربیت کے معاملہ میں ہر باریک پہلو کو مدّنظر رکھتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے ساجد محمود بٹر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا میں بطور استاد خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اپنی جماعتی ذمہ داریوں کی وجہ سے اپنے والد کی وفات پر پاکستان نہیں جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ یہ کہتے ہیں کہ بچپن میں ہمیشہ ماں باپ نے ہماری تربیت کا خیال رکھا۔ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ مسجد لے کر جاتے تھے اور جب کوئی مہمان آتا تو بڑی خوشی سے میرا تعارف کرواتے کہ میں نے اس بیٹے کو وقف کیا ہے اور اسے جامعہ بھجوانا ہے۔ کہتے ہیں اس کا یہ اثر تھا کہ کبھی میرے دل میں کسی اور تعلیم کا خیال ہی نہیں آیا اور ہمیشہ یہی خیال رہتا کہ میں نے جامعہ جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں ان کی اولاد میں بھی جاری رکھے اور جس جذبے اور احساس سے انہوں نے اپنے بیٹے کو وقف کیا تھا اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کو بھی حقیقت میں وقف کی روح کے ساتھ اپنے وقف کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر نہیں چلا جا سکتا
اور اُس کے احکامات پر عمل نہیں ہو سکتا،
اگر عاجزی سے اُس کے فضل کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جون 2013)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

حقیقی واقفین نَو اور واقفات نَو کون ہیں؟

جو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تقویٰ پر چلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے

خطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 جنوری 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ عالیہ ندیم ظفر بنت مکرم ندیم احمد ظفر صاحب کینیڈا کا ہے جو عزیزم قاصد نصیر وڑائچ متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا ابن مکرم مبارک نذیر وڑائچ صاحب کے ساتھ پانچ ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عمارہ احمد خان واقفۂ نو کا ہے جو بشیر احمد خان صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم وقاص احمد ابن مکرم احمد جری اللہ خان صاحب جرمنی کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور دونوں فریقین کو، لڑکے کو بھی، لڑکی کو بھی اور انکے خاندانوں کو بھی اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک نکاح مربی سلسلہ بننے والے کا ہے اور دوسری واقفہ نَو لڑکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفات نَو اور واقفین نَو کی تعداد ہر سال بڑھتی جا رہی ہے اور لوگ اپنے بچوں کو پیش کرتے ہیں لیکن حقیقی واقفین نَو اور واقفات نَو اور جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے والے وہی لوگ ہیں جو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تقویٰ پر چلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے جب بلوغت کی عمر کو پہنچتے ہیں، جب رشتے ہوتے ہیں، شادیاں ہوتی ہیں اس وقت اُن حقوق و فرائض کو بھی ادا کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک عائلی زندگی کیلئے مقرر فرمائے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کو نبھانا ہے۔

اللہ کرے کہ یہ آج قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور نہ صرف خود بلکہ آئندہ نسلوں کی بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں جس سے نیک اور خادم سلسلہ پیدا ہوتے رہیں۔ اور خلافت کے وفادار پیدا ہوتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوتے رہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں گاڑنے والے پیدا ہوتے رہیں۔ اب دعا کر لیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12 جنوری 2018)

ولادت واعلان دعا

مورخہ 19 جنوری 2018 کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام ایم جز قیل احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم ایم عبد الحمید صاحب سورب یادگیر صوبہ کرناٹک کا پوتا اور محترم محمد تقی احمد صاحب تیر گھر آف یادگیر کا نواسہ ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اسکی صحت وسلامتی درازی عمر اور نیک صالح و خادم دین اور روشن مستقبل ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (ایم. اقبال احمد، معلم سلسلہ بلاری، صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ اُنہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز نماز ہے جو ہر مومن پر فرض ہے، چالیس سال کے بعد یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ میری زندگی کے دن کم ہورہے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اسکے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29 ستمبر 2017 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال مجلس انصار اللہ یو کے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور انور نے انصار کو کیا اہم نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز نماز ہے جو ہر مومن پر فرض ہے۔ چالیس سال کے بعد یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ میری زندگی کے دن کم ہورہے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اسکے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جب اپنی کوشش کے مطابق یہ حقوق ادا کر رہے ہوں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار کو سب سے زیادہ کس بات کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انصار اللہ کو سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو۔ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں۔ اگر قریب کوئی مسجد نہیں ہے تو کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں۔ اس سے بچوں کو باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہوگا۔

سوال انصار اللہ حقیقی رنگ میں انصار اللہ کس طرح بن سکتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حقیقی رنگ میں انصار اللہ تبھی بن سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کر رہے اور جن کے نگران بنائے گئے ہیں ان سے عمل نہیں کروا رہے یا عمل کروانے کی کوشش نہیں کر رہے، اپنے نمونے پیش نہیں کر رہے تو صرف نام کے انصار اللہ ہیں۔

سوال انصار اللہ بننے کیلئے کس ہتھیار کی ضرورت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہے۔ پس انصار اللہ بننے کے لئے اس دعا کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ جب یہ ہوگا تبھی ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا بھی صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

سوال نمازوں کو باقاعدگی اور التزام سے پڑھنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں، وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی کیا حقیقت اور اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف رہے۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کی عبادات سے محبت نہ ہونے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہورہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کا کیا ثبوت پیش فرمایا کہ عبادات میں لذت ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے تو پھر ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں۔ تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا؟ خوب سمجھ لو کہ عبادت میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔

سوال وہ نماز جس سے انسان ہر قسم کی بدعملی اور بے حیائی سے بچ جاتا ہے کس طرح حاصل ہوسکتی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔ اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو‘‘۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کی نماز کی غفلت اور سستی کا کیا حال اور وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ اُن کو اس لذّت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے گویا ان کے دل دُکھتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز میں لذت حاصل کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ ایک شرابی کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے۔

سوال نماز پڑھتے وقت کن باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔ ان حسنات اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔

سوال کون سی نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے؟

جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارکان نماز قیام، رکوع، سجود وغیرہ کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا: ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں۔ یہ آداب اور طُرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ نیز باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز میں حاصل ہونے والی خاص کیفیت کا کن الفاظ میں نقشہ کھینچا؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہوجاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاع تام ہوجاتا ہے۔ اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتّصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ ہے۔

سوال ایک غیرت مند مومن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک پورے طور پر خفیف ہوکر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے، سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر اللہ کی طرف جھکنے کے کیا نقصانات بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کے پاس جا کر منت خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے۔ جیسے ایک مردِ غیّور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے ایسا ہی جوش اور غیرت الوہیت کا ہے۔ وہ پسند نہیں کرسکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔

سوال نماز میں وساوس پیدا ہونے کی حضرت مسیح موعودؑ نے کیا وجہ بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں۔ ایک قیدی ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ حاکم کیا حکم سناتا ہے۔ ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصل طریق اسلام کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اصل طریقِ اسلام قرآن مجید کو تدبّر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ اور انابت اِلی اللہ سے کرتے رہنا۔

سوال نماز انسان کو کس درج تک پہنچاتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اور معراج پر پہنچانے والی نماز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے والے کے دل کو پگھلا دے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز تہجد کے متعلق کیا تلقین فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اس زندگی کے کُل اَنفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔ تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے۔ رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے۔

سوال توحید حقیقی کس طرح پوری ہوتی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ کُل مرادوں کا مُعطی اور تمام اَمراض کا چارہ اور مدار وہی ذاتِ واحد ہو۔

سوال انسان خدا کا سچا بندہ کس طرح کہلا سکتا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب تک برے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں، اَنانیت اور شیخی دُور ہوکر نیستی اور فروتنی نہ آئے، خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے‘‘

سوال خدا تعالیٰ سے حقیقی ارتباط کس طرح قائم ہوسکتا ہے؟

جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی اِرتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہوجاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہوجائیں۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْخُلُقُ وِعَاءُ الدِّیْنِ (کنز العمال)

(حُسنِ خُلق دین کا برتن ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ برطانیہ 2004

برمنگھم میں ''مسجد دارالبرکات'' کے افتتاح کی مبارک تقریب

بریڈفورڈ میں ''مسجد المہدی'' اور ہارٹلے پول میں ''مسجد ناصر'' کے سنگ بنیاد کی روح پرور تقریبات

Ilkley میں پکنک، سکنتھورپ، ہڈرزفیلڈ، گلاسکو (سکاٹ لینڈ) اور مانچسٹر کے جماعتی مراکز کا دورہ

(رپورٹ: منیر احمد جاوید، پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 ستمبر سے 9 اکتوبر 2004ء کو U.K. کی مختلف جماعتوں کا نہایت کامیاب دورہ فرمایا جو اللہ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت خیر و برکات کا حامل رہا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور نے برمنگھم میں مسجد دارالبرکات کا افتتاح فرمانے کے علاوہ بریڈفورڈ میں مسجد المہدی اور ہارٹلے پول میں مسجد ناصر کا سنگِ بنیاد ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ حضور انور کے اس دورہ کی یہ رپورٹ مکرم سیّد منصور شاہ صاحب، مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب (ریجنل مشنری نارتھ ایسٹ)، مکرم غلام احمد صاحب خادم (مبلغ ہڈرزفیلڈ) مکرم محمد اکرم ملک صاحب (ریجنل مشنری سکاٹ لینڈ) اور مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (ریجنل مشنری مڈلینڈ) کے تعاون سے احباب جماعت کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔

......☆......☆......

برمنگھم میں حضور انور کی تشریف آوری

30 ستمبر بروز جمعرات حضور انور مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور افرادِ قافلہ مسجد فضل لندن سے تین بجکر چالیس منٹ پر بعد دوپہر دعا کے ساتھ روانہ ہوئے اور چھ بجکر پچیس منٹ پر مسجد دارالبرکات برمنگھم پہنچے تو مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ اور مکرم طاہر سیلبی صاحب ریجنل مشنری نے حضور انور کا استقبال کیا۔ سب احباب جماعت بھی حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے اور بچے استقبالیہ نغمے اور ترانے گا رہے تھے اس موقع پر ایک بچے نے حضور کی خدمت میں پھول کا گلدستہ پیش کیا۔ مسجد کو نہایت خوبصورت رنگ میں سجایا گیا تھا۔ حضور نے سب سے پہلے مسجد کا معائنہ فرمایا۔ اس دوران مسجد دارالبرکات کے مکمل کمپلیکس کی تعمیر اور آرائش میں حصہ لینے والے تمام کارکنان نے حضور سے ملاقات اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا جن میں مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر و سیکرٹری جائداد یوکے۔ شاہد محمود صاحب انچارج تعمیراتی ٹیم اور دیگر اراکین شامل تھے۔ معائنہ کے دوران جب حضور انور لجنہ ہال میں پہنچے تو حضور نے تمام بچیوں میں چاکلیٹ اور پین تقسیم فرمائے۔ بچیوں کو تحائف ملنے پر لڑکوں نے بھی ساتھ کے ہال میں اکٹھا ہونا شروع کردیا۔ چنانچہ حضور نے لجنہ ہال سے باہر تشریف لانے پر ان بچوں کو بھی چاکلیٹ اور پین عطا فرمائے۔ آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اگلے روز حضور نے نماز فجر صبح 5:40 پر پڑھائی۔

نماز جمعہ کے ساتھ مسجد دارالبرکات برمنگھم کا افتتاح

برمنگھم میں حضور انور کی تشریف آوری کا بڑا مقصد مسجد دارالبرکات کا افتتاح تھا جو آپ نے یکم اکتوبر کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے ذریعہ فرمایا۔ حضور کی اقتداء میں ملک بھر کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے قریباً 1500 احباب جماعت نے نماز جمعہ وعصر ادا کیں۔ ایک بجے بعد دوپہر حضور انور مسجد میں تشریف لائے۔ مکرم مرزا حبیب اکرم صاحب (جماعت لیسٹر) نے اذان دی۔ خطبہ جمعہ میں حضور انور نے برمنگھم جماعت کی مختصر تاریخ بتاتے ہوئے فرمایا کہ برمنگھم جماعت 1960ء کی دہائی میں قائم ہوئی۔ 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورِ خلافت میں ایک عمارت لی گئی جس کا نام آپ نے ہی دارالبرکات تجویز فرمایا۔ 1994ء میں بڑی جگہ تلاش کرنے کا کام شروع ہوا۔ کونسل کی مدد سے جگہ دیکھی گئی۔ مارچ 1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس جگہ کا معائنہ کیا۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے 16 لاکھ پاؤنڈ کی لاگت سے مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہوا ہے۔ جگہ کے حصول اور تعمیر کے کام کے سلسلہ میں حضور انور نے ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ریجنل امیر اور مکرم ناصر خان صاحب سیکرٹری جائداد یوکے و نائب امیر کی کوششوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور سب کارکنان کیلئے دعائے خیر فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور نے نماز کی اہمیت کے متعلق ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا اور بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے بعد اس کی آبادی کیلئے مسلسل جدوجہد کرنا ضروری ہے اور اسکے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کے حقوق کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ MTA نے سارے پروگرام کو براہ راست نشر کیا۔ نماز کے بعد سب حاضر احباب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

دارالبرکات میں افتتاحی تقریب

اسی روز مسجد دارالبرکات کے افتتاح کے ضمن میں ایک اور تقریب غیر از جماعت معزز مہمانوں کے اعزاز میں منعقد کی گئی۔ پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے سب سے پہلے ریجنل امیر صاحب کے دفتر میں تشریف لاکر چند معززین سے ملاقات کی اور اس کے بعد مسجد کے احاطہ میں نصب خوبصورت مارکی میں منعقدہ عشائیہ میں رونق افروز ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ جب مارکی میں ورود فرما ہوئے تو کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم راحیل زکریا صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم مظفر کلارک صاحب نے پیش کیا۔ ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ریجنل امیر نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مقررین کا تعارف کرایا اور ساتھ ہی مسجد کی مختصر تاریخ بھی بیان کی۔ مقررین میں سب سے پہلے John Alden ڈپٹی لارڈ میئر آف برمنگھم تھے انہوں نے اس بات پر خاص طور پر مسرت کا اظہار کیا کہ جماعتِ احمدیہ نے مڈلینڈز میں اپنی سب سے پہلی مسجد کیلئے برمنگھم کو منتخب کیا ہے اور ساتھ ہی کہا کہ برمنگھم کا جماعت احمدیہ سے یہ تعلق بھی بنتا ہے کہ بانی جماعتِ احمدیہ 1835ء میں پیدا ہوئے اور انہیں سالوں میں برمنگھم کا شہر وجود میں آیا اور 1889ء میں برمنگھم کو شہر کا درجہ دیا گیا جو جماعت احمدیہ کے قیام کا سال ہے۔ انہوں نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا اور مسجد کی افتتاحی تقریب میں مدعو کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ دوسرے مقرر Hall Green برمنگھم کے MP جناب Steve McCabe تھے انہوں نے اپنی تقریر میں نہایت شاندار الفاظ میں جماعت احمدیہ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرامن تعلیم کو خاص طور پر سراہا اور کہا کہ یہ تعلیم آج کے دور کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ میں نے اس بلڈنگ کو نہایت خستہ حالت میں بھی دیکھا ہوا ہے اس لئے آج اسے ایک خوبصورت مسجد میں تبدیل ہوتے ہوئے دیکھ کر میں اسے جماعتِ احمدیہ کے عزم و ہمت کا نشان سمجھتا ہوں۔ تیسرے مقرر یورپین پارلیمنٹ کے ممبر جناب Philip Buschell Mathews تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انہیں اس تقریب میں شامل ہو کر اس لحاظ سے بھی خوشی ہے کہ چند سال قبل انکی بیٹی نے اپنی مرضی سے سوچ سمجھ کر اسلام قبول کیا پھر ایک مسلمان سے شادی کی اور اب ان کے تین نواسے بھی مسلمان ہیں اور وہ خود بھی اسلام میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے ماٹو Love For All Hatred For None کی خاص طور پر تعریف کی اور کہا کہ جماعتِ احمدیہ نہ صرف اس ماٹو کا اعلان کرتی ہے بلکہ اس پر عمل بھی کرتی ہے جو بہت قابلِ رشک بات ہے۔

مہمانوں کے خطاب کے بعد مکرم ومحترم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے نے خطاب کیا جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا اور جماعت احمدیہ کی انسانیت کیلئے کی گئی خدمات کا بھی تذکرہ کیا۔ اسی طرح علمی میدان میں جماعت احمدیہ کی چند نمایاں شخصیات کا ذکر کیا جن میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ سائنسدان شامل تھے۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے حضور انور کا تعارف کروایا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مہمانوں سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور نے اپنے خطاب میں بتایا کہ مساجد خدا کا گھر ہوتی ہیں جہاں لوگ خدائے واحد کی عبادت کیلئے آتے ہیں۔ اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ اسلامی مساجد کے دروازے ہر مذہب کے پیروکار کیلئے کھلے ہیں بشرطیکہ وہ ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتا ہو خواہ اسکا کوئی بھی طریق ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں خود عبادت کی اجازت دے دی۔ پس اس لحاظ سے اسلام انتہائی رواداری کا مذہب ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ خدا کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ پس جو شخص اپنے ہمسایوں، رشتہ داروں اور دوسرے ہم وطنوں کے ساتھ امن اور صلح کے ساتھ نہیں رہتا اس کی عبادت بے معنی ہو جاتی ہے۔ حضور نے اپنے خطاب کے آخر میں تمام احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق امن ومحبت اور صلح وآشتی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ حضور انور نے خطاب کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور پھر تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس تقریب کے اختتام پر چند معزز مہمانوں نے حضور کے ساتھ ملاقات کی۔ بعد ازاں شام سات بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ سکنتھورپ تشریف لے گئے۔

مسجد دارالبرکات کا پریس میڈیا میں ذکر

اخبار برمنگھم پوسٹ نے 2 اکتوبر 2004ء کے شمارہ میں تصویر کے ساتھ ہماری مسجد کے افتتاح کی جو خبر دی اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

''برمنگھم کے ایک اہم مسلمان گروپ نے گزشتہ روز اپنے سب سے بڑے مذہبی رہنما کو خوش آمدید کہا جو برمنگھم کی نئی مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں تشریف لائے

ہیں۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے مذہبی رہنما حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے نماز پڑھا کر ٹلٹن روڈ، بورڈز لے گرین پر واقع مسجد دارالبرکات کا افتتاح کیا۔ اس مسجد میں 2 ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں اور اس پر ڈیڑھ ملین پونڈ کی رقم خرچ ہوئی جو اس جماعت کے ممبران نے اپنی مدد آپ کے تحت جمع کی۔ یہ نیا سنٹر گریڈ 2 کی تاریخی عمارت میں قائم کیا گیا ہے جو ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں سکول کے لئے بنائی گئی تھی۔ مڈلینڈز احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب نے بتایا کہ افراد جماعت نے اپنے وقت اور مال کی قربانی کر کے مسجد حاصل کرنے کے خواب کو پورا کیا۔ عورتوں نے اپنے زیورات دیئے اور بچوں نے اپنے جیب خرچ کی قربانی دی تا کہ یہ مسجد معرض وجود میں آسکے۔''

خدا کے فضل سے یہ مسجد اور اسکی ملحقہ عمارت پونے دو ایکڑ کے رقبہ پر واقع ہے جو عین برمنگھم شہر کے وسط میں ہے۔ ایک بلند مقام پر واقع ہونے کی وجہ سے مسجد دور دور کے اہل شہر کو نظر آتی ہے اور مسجد سے سارا شہر آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے۔

برمنگھم پوسٹ کے علاوہ بھی میڈیا نے مسجد دارالبرکات برمنگھم کی افتتاحی تقریب کو نمایاں کوریج دی۔ چنانچہ 'ایوننگ میل' نے یکم اکتوبر کو تصویریں اور تفصیلی خبر شائع کی۔ 'اسلامک ورلڈ نیوز' نے انٹرنیٹ پر تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔ برٹش سیٹلائیٹ نیوز نے بھی انٹرنیٹ پر تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔ یکم اکتوبر کو BBC مڈلینڈز ٹوڈے نے TV پر خبر نشر کی تو صدر جماعت برمنگھم ایسٹ ڈاکٹر نفیس حمید صاحب کا انٹرویو بھی نشر کیا۔ BBC ریڈیو ویسٹ مڈلینڈز نے بھی مکرم محمد ناصر خان صاحب نائب امیر وسیکرٹری جائداد یوکے اور ڈاکٹر نفیس حمید صاحب کا انٹرویو نشر کیا۔

سکنتھورپ میں ورود مسعود اور اگلے روز مسجد سلام کا معائنہ

برمنگھم سے روانہ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ رات 9:45 پر سکنتھورپ پہنچے۔ جہاں مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر، مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب صدر جماعت اور دیگر احباب نے حضور کا استقبال کیا۔ 10 بجکر پانچ منٹ پر حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اگلے روز 2 اکتوبر کو حضور انور نے صبح 5:45 پر نماز فجر باجماعت پڑھائی۔ صبح 10 بجکر 50 منٹ پر حضور انور مسجد سلام سکنتھورپ کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے جہاں ساری جماعت حضور کے استقبال کیلئے موجود تھی۔ حضور نے کچھ وقت احباب کے ساتھ بہت ہی محبت اور پیار کے ماحول میں گزارا اور ساتھ ہی اس بات کی خواہش کا اظہار کیا کہ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک اور احمدی بنائے۔ اسی طرح جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے تمام عہدیداروں کو جلد از جلد نظام وصیت میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ دو تین افراد کے علاوہ سب احباب شامل ہو چکے ہیں۔ جو دو تین رہ گئے ہیں وہ بھی نظام وصیت میں شامل ہونے کی تیاری کر رہے ہیں۔ حضور نے تمام بچوں اور امتحان دینے والے ڈاکٹر صاحبان کو ازراہ شفقت پین عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ بھی دیئے۔ روانگی سے قبل سب احباب کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا۔ دعا کے بعد حضور 11 بجکر 40 منٹ پر بریڈفورڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔

مسجد ''بیت الحمد'' کا معائنہ اور ''مسجد المہدی'' (بریڈفورڈ) کا سنگ بنیاد

2 راکتوبر کو حضور انور مع قافلہ دوپہر 12 بجکر پینتالیس منٹ پر بریڈفورڈ کی مسجد 'بیت الحمد' تشریف لائے۔ ریجنل مشنری مکرم نسیم احمد باجوہ اور صدر جماعت مکرم عبد الباری ملک صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے موجودہ مسجد بیت الحمد کی عمارت کے تمام حصوں کا تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ حضور انور کچھ وقت کے لئے مشنری فلیٹ میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضور مع قافلہ مسجد المہدی بریڈفورڈ کے سنگ بنیاد کی تقریب کیلئے تشریف لے گئے۔ خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور میں یہ برطانیہ کی وہ پہلی مسجد ہے جس کا سنگِ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ اس مقصد کیلئے حضور انور ایک بجکر چالیس منٹ پر نئی مسجد کی جگہ پر پہنچے جہاں بریڈفورڈ اور اردگرد کی جماعتوں کے احباب کی کثیر تعداد جمع تھی۔ بچوں نے مختلف نظموں اور ترانوں سے حضور کا استقبال کیا۔ ایک بچے نے پھول پیش کئے۔ مسجد کے پلاٹ اور نقشے کے تفصیلی جائزہ اور معائنہ کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد باجوہ نے کی۔ مکرم آدم واکر صاحب نے انگریزی میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ امیر صاحب کا خیال ہے کہ کچھ ہدایات دی جائیں۔ انشاء اللہ جب مسجد بن جائیگی تو اس وقت جو آپ کو کہنا ہے کہوں گا۔ ابھی آپ نے جو تلاوت سنی ہے اور جو دعائیں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کیں تھیں کہ (خانہ کعبہ کو) امن کی جگہ بنا۔ تو آپ بھی امن کا پیغام پہنچانے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا ایک گھر بنا رہے ہیں۔ پس آپ کو اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ آپس میں رنجشیں دور کرنی ہوں گی۔ محبت اور پیار سے رہنا ہوگا۔ خلوص اور دعا کے ساتھ جب آپ اس مسجد کی بنیادیں اٹھائیں گے تو اس میں برکت بھی پڑے گی اور آپ نے اس کو مکمل کرنے کا جو اندازہ لگایا ہوا ہے اس سے بہت پہلے اللہ تعالیٰ اسے مکمل فرما دے گا جو کہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی وجہ سے ہوگا جو آپس میں ایک ہونے کی وجہ سے آپ پر ہوگا۔ اس لئے میری یہی درخواست ہے کہ جن دعاؤں کے ساتھ آپ اس مسجد کی بنیادیں اور دیواریں اٹھا رہے ہیں ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں اور اس کی تعمیر کو مکمل کریں تب ہی اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا۔

اس مسجد کیلئے جماعت نے دو ہزار ایک سو مربع میٹر (تقریباً پونے ایکڑ) کا ایک قطعہ زمین 1999ء میں خریدا تھا۔ یہ قطعہ ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے جہاں سے بریڈفورڈ کا سارا شہر بالعموم نظر آتا ہے۔ تین منزلوں پر مشتمل ہماری یہ مسجد جب مکمل ہو جائے گی تو انشاء اللہ دور دور سے نظر آیا کرے گی۔ کونسل کی طرف سے جماعت کو مسجد کی تعمیر کی اجازت 2001ء میں ملی۔ ظہر اور عصر کی نمازوں پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ اذان دینے کی اجازت بھی جماعت کو مل چکی ہے۔ اس پہلو سے انشاء اللہ ہماری اذانوں کی آواز دُور دُور تک سنی جایا کرے گی۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ سنگِ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے حضور انور نے اینٹ رکھی جو قادیان سے لائی گئی تھی۔ اس کے بعد باری باری حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ مکرم رفیق احمد صاحب حیات (امیر جماعتِ احمدیہ یوکے)، مکرم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر نارتھ ایسٹ)، مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب (ریجنل مشنری)، منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح (نمائندہ مرکز)، مکرم عبد الباری ملک صاحب (صدر جماعت بریڈفورڈ)، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ یوکے)، مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ یوکے)، مکرم مرزا فخر احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے)، مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں (سابق امیر جماعت احمدیہ یوکے) اور وقفِ نو بچوں کی نمائندگی میں عزیزم سعد احمد قمر ابن آفتاب احمد صاحب (لیڈز) اور عزیزم مبارز امینی ابن رشید صادق امینی صاحب (بریڈفورڈ) کو بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر حضور انور ایدہ اللہ مسجد کے قطعہ سے ملحقہ ایک عمارت اور اردگرد جگہ دیکھنے کیلئے پیدل تشریف لے گئے جو جماعت پارکنگ وغیرہ کی خاطر خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ دو بجکر دس منٹ پر واپس مسجد بیت الحمد تشریف لائے جہاں حضور انور ایدہ اللہ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور کی موجودگی میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے مکرم عطاء الہادی صاحب ابن مکرم عبد الباری ملک صاحب (صدر بریڈفورڈ جماعت) کے نکاح کا اعلان کیا اور دعا کرائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ سے بعض لوگوں نے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ ہارٹلے پول روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ لجنہ سے ملاقات کی خاطر چند منٹ کیلئے لجنہ ہال کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں موجود بچیوں کو پین اور چاکلیٹ مرحمت فرمائے۔ اور پھر مسجد سے باہر آ کر اجتماعی دعا کروائی اور 5.30 منٹ پر ہارٹلے پول کیلئے روانہ ہوئے۔ 7.10 منٹ پر حضور انور ہارٹلے پول میں مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم کے گھر ورود فرما ہوئے جہاں 8.00 بجے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے ساتھ آج کے پروگرام اپنے اختتام کو پہنچے۔

مسجد المہدی کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پریس میں تذکرہ

بریڈفورڈ کے اخبار ''ٹیلیگراف اینڈ آرگس'' نے 7 اکتوبر 2004ء کو مسجد المہدی کے سنگِ بنیاد کی تقریب کی جو باتصویر خبر دی اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

''نئی مسجد کی تعمیر کا آغاز'' کی سرخی دے کر اخبار نے لکھا: ''اس ہفتہ بریڈفورڈ میں ایک مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی جس پر ڈیڑھ ملین پونڈ خرچ ہوگا۔ عالمگیر جماعت کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے پہلی اینٹ رکھی جن کی تصویر سامنے موجود ہے۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اس مسجد کا مقصد بریڈفورڈ کے لوگوں کو امن کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس تقریب میں 800 افراد شریک ہوئے جن کا تعلق احمدیہ مسلم جماعت سے ہے اور یہ مسجد تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہوگی جو اوٹلے روڈ سے نکلنے والی سڑک Rees Way پر واقع ہوگی۔ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کے صدر نے کہا ہمیں امید ہے کہ یہ مسجد 18 ماہ میں مکمل ہو جائیگی۔ مسجد کا ڈیزائن ایک مقامی آرکیٹیکٹ کمپنی Dean Woodward & Co نے تیار کیا ہے۔ مسجد کی عمارت یارکشائر سٹون سے بنائی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں امید ہے کہ اس مسجد کا شمار ملک کی خوبصورت ترین مساجد میں ہوگا اور بریڈفورڈ شہر کی بلند وبالا عمارت میں ایک مثبت اضافہ ہوگا۔''

اخبار جنگ نے بھی 9 اکتوبر کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ اس مسجد کے سنگ بنیاد کی خبر شائع کی۔

ہارٹلے پول کی 'مسجد ناصر' کا سنگِ بنیاد

3 راکتوبر بروز اتوار صبح 10 بجے حضور انور مع قافلہ ہارٹلے پول کی مسجد ناصر کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے مسجد کے قطعۂ زمین پر تشریف لائے۔ مکرم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر) اور مکرم نسیم احمد باجوہ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 راپریل 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جاسکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 رجون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ہنگل باغبانہ، قادیان

صاحب (ریجنل مشنری) نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اسکے بعد حضور انور پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں سب احباب حضور کے منتظر تھے۔ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب کا آغاز مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ سورۃ بقرہ کی اُن آیات کریمہ پر مشتمل تھی جن میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی ان دعاؤں کا ذکر ہے جو انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی تھیں۔ تلاوت کے بعد مکرم عابد وحید احمد خان ابن ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم (ہارٹلے پول) نے ان آیات کا انگریزی میں ترجمہ پیش کیا جس کے بعد حضور نے پہلے اردو میں اور پھر انگریزی میں مختصر خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مسجد جس کی بنیاد آج آپ رکھنے والے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور جیسا کہ آپ تلاوت میں سن چکے ہیں کہ جب اللہ نے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ کو بنیاد اٹھانے کا حکم دیا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ یہاں سے امن اور محبت کی آواز ساری دنیا میں پھیلے اور دوسری چیز یہ ہے کہ مسجدیں بنانے والے لوگوں کا معیار یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے والے ہوتے ہیں۔ جب اس سوچ کے ساتھ آپ اس مسجد کی بنیاد رکھیں گے اور دعائیں مانگیں گے تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اس میں بہت برکتیں ڈالے گا۔ اور یہ آپ کی مسجد بے انتہا برکتوں کی وارث ہوگی اور اس علاقے میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک نشان ہوگی۔ اس لئے آج جو لوگ یہاں رہ رہے ہیں ان کو میں کہتا ہوں کہ جب اس مسجد کی بنیاد شروع کریں تو بنیاد رکھ کر پھر بیٹھ نہیں جانا بلکہ ساتھ ہی کام شروع کر دینا چاہئے اور اس وقت تک نہیں رکنا جب تک یہ مسجد تکمیل تک نہیں پہنچ جاتی۔ آپ شروع کریں تو انشاء اللہ اس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

اسکے بعد حضور ایدہ اللہ نے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا جیسا کہ آپ نے ابھی تلاوت قرآن سنی ہے۔ خدا کے گھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے اور ساری دنیا کے تمام انسانوں تک امن اور محبت کا پیغام پہنچانے کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی مسجد کو بھی نہ صرف اس علاقے میں بلکہ سارے ملک اور ساری دنیا میں امن اور باہمی محبت کو پھیلانے کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان لوگوں کی خصوصیت جو مسجدیں تعمیر کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوتے ہیں لہٰذا جب آپ قیام امن اور خدا کی فرمانبرداری کے جذبات کے ساتھ مسجد بنائیں گے اور دعائیں بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہونگی اور خدا تعالیٰ آپ کو آپ کی متوقع مدت سے پہلے مسجد بنانے کی توفیق دے گا۔ لہٰذا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد تعمیر کا کام شروع ہو جانا چاہئے۔ نہ اپنی صلاحیتوں کو معمولی سمجھیں نہ اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کو معمولی سمجھیں جو وہ اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ پر کر رہا ہے۔ آخر میں حضور انور نے فرمایا: انشاء اللہ چھ سات ماہ بعد میں اس مسجد کے افتتاح کے لئے آؤں گا۔

خطاب کے بعد حضور انور سنگِ بنیاد کی جگہ پر تشریف لے گئے۔ پہلے مسجد کے نقشہ کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد قادیان سے لائی گئی اینٹ کو بنیاد کی جگہ پر رکھا۔ حضور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے اینٹ رکھی اور پھر باری باری مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت یوکے)، مکرم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر نارتھ ایسٹ ریجن)، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد (امام مسجد فضل لندن)، مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ (ریجنل مشنری)، منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری (نمائندہ مرکز)، مکرم سید ہاشم اکبر صاحب (صدر جماعت ہارٹلے پول)، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ یوکے)، مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ یوکے)، مکرم مرزا فخر احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے)، ہارٹلے پول کی پہلی انگریز احمدی خاتون Miss Pam Elder، ہارٹلے پول کے انگریز احمدی Mahmood Threlkeld، مکرم عابد وحید احمد خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حمید احمد صاحب خان مرحوم اور وقفِ نو بچوں کی نمائندگی میں عزیزہ حمیرہ ہما عمر صاحبہ اور عزیزم سمیع اللہ صاحب کو اینٹیں رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور ہارٹلے پول جماعت کے دوستوں اور خواتین سے ملاقاتیں کرنے کے بعد 11 بجکر 45 منٹ پر LKLEY تشریف لے گئے۔

ہارٹلے پول کی مسجد ناصر کے پلاٹ کا رقبہ ایک ایکڑ ہے۔ 1999ء میں اسے خریدا گیا اور 2003ء میں کونسل نے جماعت کو اس جگہ مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ ہارٹلے پول جو کہ سمندر کے کنارے پر ایک بہت ہی خوبصورت اور پرامن شہر ہے، ہماری یہ مسجد اس میں سب سے پہلی مسجد ہوگی۔ انشاء اللہ۔

ILKLEY میں پکنک

3 راکتوبر بروز اتوار بعد دوپہر حضور انور نے ازراہ شفقت و محبت برطانیہ میں خدمت کرنے والے تمام مبلغین اور مرکزی دفاتر کے واقفینِ زندگی کارکنان کی فیملیوں کے ساتھ ایک پکنک کا انتظام فرمایا جو کہ بریڈ فورڈ کے قریب ILKLEY کے ایک بہت خوبصورت علاقے میں منائی گئی۔ سارے ملک سے مبلغین اور ان کے اہل و عیال چار کوچوں اور متعدد کاروں کے ذریعہ پہلے سے ILKLEY پہنچے ہوئے تھے۔ حضور انور کی تشریف آوری پر پہلے دوپہر کا کھانا حضور نے اپنے خدام کے ساتھ تناول فرمایا اور پھر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ پھر مبلغین سلسلہ اور ان کے بیٹوں کے درمیان اپنی ایمپائرنگ میں کرکٹ کا ایک میچ کرایا جو مبلغین کے بیٹوں نے جیت لیا۔ حضور انور نے جیتنے والی ٹیم کے ساتھ ازراہِ شفقت تصویر کھنچوائی اور پھر خود بھی کچھ وقت کے لئے کرکٹ کھیلی۔ دورانِ پکنک سارا وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ بے تکلفی کے ماحول میں ملاقاتیں فرماتے رہے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5 رنومبر 2004)

......☆......☆......☆......

مسجد ''بیت الصمد'' (ہڈرزفیلڈ) میں ورود مسعود

ILKLEY سے 5 بجے شام کے قریب اجتماعی دعا کے بعد حضور مع قافلہ ہڈرزفیلڈ کی مسجد کے معائنہ کیلئے روانہ ہوئے اور 6 بجے مسجد ''بیت الصمد'' ہڈرزفیلڈ میں ورود فرمایا۔ جہاں ہڈرزفیلڈ کے علاوہ Halifax اور Spen-Valley کی قریبی دو جماعتوں کے تمام احباب و خواتین اور بچے نہایت منظم اور پروقار طریق پر اپنے پیارے آقا کے استقبال اور ان سے ملاقات کیلئے جمع ہو چکے تھے۔ لجنہ اماء اللہ نے حضور انور کے استقبال کیلئے لجنہ ہال کو لوائے احمدیت اور برطانیہ کی جھنڈیوں سے خوب سجایا ہوا تھا اور چھوٹی بچیاں خاص لباس زیب تن کئے ایک ہی رنگ کے دوپٹے لئے ہوئے تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب مسجد بیت الصمد ہڈرزفیلڈ پہنچے تو ریجنل امیر مکرم بلال ایٹکنسن صاحب اور صدر جماعت مکرم محمد طاہر ورک صاحب نے آگے بڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ اور اطفال الاحمدیہ نے استقبالیہ ترانہ پیش کیا۔

حضور انور اپنی آمد کے بعد سیدھے مشنری فلیٹ میں تشریف لے گئے جہاں مکرم غلام احمد خادم صاحب (مبلغ ہڈرزفیلڈ) نے حضور کا استقبال کیا اور ان کے واقف نو بیٹے عزیزم عطاء المنعم نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ ان کی اہلیہ اور بچیوں نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا استقبال کرتے ہوئے انہیں بھی پھولوں کا خوشنما گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت قریباً آدھ گھنٹہ وہاں قیام فرمایا۔ اور اس دوران گھریلو بلا تکلف ماحول میں ان کے ساتھ اور بچوں کے ساتھ غانا میں گزرے وقت کی بہت سی باتیں کیں۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آؤ بچیو! لجنہ کی طرف لے چلو۔ جونہی حضور انور لجنہ ہال میں داخل ہوئے تو بچیوں نے ترانہ اور نظمیں پڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور سٹیج پر تشریف لے گئے اور پھر بچیوں کو چاکلیٹ اور اپنے نام والے پین تحفۃً عطا فرمائے۔ اور ساتھ ساتھ بچیوں کا تعارف بھی حاصل کرتے رہے۔ اسکے بعد حضور انور نیچے مسجد میں تشریف لائے جہاں تمام احبابِ جماعت قطاروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور نے تمام افراد کو شرف مصافحہ بخشا اور تمام بچوں کو چاکلیٹ اور پین عطا فرماتے ہوئے ان کا تعارف اور حال احوال بھی دریافت فرماتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں تو آپ کی اقتداء میں قریباً 400 سے زائد مرد و زن نے نمازیں ادا کیں جس کے بعد حضور انور قافلہ سمیت محترم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ اور رات انہی کے مکان پر قیام فرمایا۔ اسی دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزم مرزا رضوان احمد ابن مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب کے قرآن مجید کا پہلا دَور مکمل کرنے پر انکی آمین بھی کروائی اور انہیں اپنی مستجاب دعاؤں سے نوازا۔

لیک ڈسٹرکٹ کی سیر

4 راکتوبر کو حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ یارک شائر سے صبح 11 بجکر دس منٹ پر دعا کے بعد لیک ڈسٹرکٹ کیلئے روانہ ہوئے اور ایک بجکر پینتالیس منٹ پر Bowness کے مقام پر جھیل Widermere کے کنارے مکرم ڈکٹر سعید احمد خان صاحب مرحوم کے بنگلہ پر پہنچے۔ 4 اور 5 اکتوبر کو حضور انور نے لیک ڈسٹرکٹ کے علاقے میں قیام فرما کر اس خوبصورت علاقے کی سیر کی۔ اس دوران مانچسٹر جماعت کو مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا۔ لیک ڈسٹرکٹ پہنچنے کے بعد دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائیں اور پھر 4 بجکر 35 منٹ پر جھیل Windermere کی سیر کیلئے روانہ ہوئے۔ مانچسٹر کے احباب جماعت میں سے مبلغ سلسلہ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب، مکرم قاضی ناصر احمد صاحب بھٹی نیز مکرم میر عبید اللہ صاحب، ڈاکٹر محمد احمد صاحب، مکرم کلیم اللہ صاحب ابن میر عبید اللہ صاحب اور لجنہ کی تین ممبرز کو بھی حضور انور کی شفقت و احسان کے نتیجہ میں حضور پُرنور کے اس قافلہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوگئی جو کشتی پر سیر کی غرض سے سوار ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑی موٹر بوٹ تھی جس نے ایک گھنٹہ تک سب کو سیر کروائی اور جھیل Windermere کا مرکزی حصہ دکھایا اس سیر کے دوران ایم ٹی اے والوں کے علاوہ پیارے آقا نے بھی ازراہ شفقت سب احباب کی تصاویر اپنے کیمرے سے کھینچیں۔ Boat Ride کے بعد حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ نے Windermere قصبہ کے مرکزی حصہ کی پیدل سیر کی۔

اگلے روز 5 اکتوبر کو صبح 11 بجکر چالیس منٹ پر حضور انور نے گلاسگو روانگی سے قبل Windermere قصبہ میں شاپنگ کی اور پھر بہت ہی خوبصورت مناظر

کلامُ الامام

''جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی۔''
(ملفوظات، جلد1، صفحہ 111)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی
صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے۔''
(ملفوظات، جلد2، صفحہ 3)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

والی ندیوں اور پہاڑی رستوں کی سیر کرتے ہوئے Carlise پہنچے اور کچھ دیر کے لئے رُک کر وہاں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

سکاٹ لینڈ میں ورود

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ 4 بجے سہ پہر سکاٹ لینڈ میں Denny قصبہ سے قریباً دو میل دور ایک زرعی فارم کی Wellsfield Farm Lodges میں فروکش ہوئے۔ یہ لاجز گلاسگو شہر سے قریباً 25 میل دور ایک سکاٹش مسٹر ہینری کے 225 ایکڑ کے وسیع زرعی فارم پر واقع ہیں۔ اس فارم پر گائیوں کے باڑے، گھوڑوں کے اصطبل اور مچھلیوں کے تین وسیع تالاب بھی ہیں جہاں شکاری مچھلیوں کا شکار کرنے آتے اور یہاں گھوڑسواری بھی سکھائی جاتی ہے۔ اس زرعی فارم میں نہایت ہی خوبصورت اور ہر سہولت سے مزین چار لاجز ہیں جو سارا سال سیّاحوں کی آمدورفت کی وجہ سے پررونق رہتی ہیں۔ اس دفعہ ان Lodges کو خدا کے مقدس خلیفہ کی میزبانی کا جو شرف عطا ہوا تو ان کی رونق اور بھی دوبالا ہوگئی۔ یہاں پہنچنے پر پہلے حضور انور ایدہ اللہ نے ان لاجز کا معائنہ فرمایا اور ماحول کا جائزہ لیا۔ اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ نصف گھنٹہ بعد حضور انور نے ممبرانِ قافلہ والی لاج میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ اور پھر ساڑھے سات بجے دوبارہ تشریف لاکر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدہٗ مکرم عبدالغفار عابد صاحب ریجنل امیر سکاٹ لینڈ کو شرفِ ملاقات بخشا۔

اگلے روز 6 اکتوبر کو حضور انور نے سوا چھ بجے نمازِ فجر پڑھائی۔ صبح گیارہ بجے حضور انور نے ازراہِ شفقت مکرم محمد اکرم ملک صاحب (ریجنل مبلغ سکاٹ لینڈ) کو شرفِ ملاقات سے نوازا اور احوال دریافت فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور مع حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ اور جملہ ممبران قافلہ سات آٹھ میل دُور ایک مصروف مقام Bannockburn تشریف لے گئے۔ اس موقع پر مکرم عبدالغفار عابد صاحب (ریجنل امیر) اور مکرم محمد اکرم ملک صاحب (ریجنل مبلغ) کو بھی حضور انور کی معیّت نصیب ہوئی۔ اس جگہ وہ میدانِ جنگ واقع ہے جہاں رابرٹ دی بروس اور ولیم والس نے انگریزوں کو شکست دی تھی اور فتح کا جھنڈا اگاڑا تھا۔ یہ نسبتاً ایک بلند مقام ہے اور سٹرلنگ کے قلعہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں سکاٹش فوجوں نے انگریزوں کو سٹرلنگ کے قلعہ تک جانے سے روکا تھا۔ اور پھر کئی سال تک انگریزوں پر حکومت کی تھی۔ رابرٹ دی بروس کے بارہ میں مشہور ہے کہ جب اس نے انگریزوں سے شکست کھا کر ایک غار میں پناہ لی تو وہاں ایک مکڑی سے سبق سیکھا جو کئی بار کوشش کے نتیجہ میں آخر دیوار پر چڑھنے میں کامیاب ہوئی تھی۔ تب یہ غار سے نکلا اور ولیم والس کو ساتھ ملایا اور انگریزوں سے گھمسان کی جنگ کی اور ان پر فتح پائی۔

بہرحال حضور انور اس میدان میں اس مقام پر تشریف لائے جہاں سکاٹ لینڈ کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ یہاں ایک بلند مینار بھی تعمیر شدہ ہے جہاں رابرٹ دی بروس کے چند فقرات درج ہیں اور دوسری طرف رابرٹ دی بروس تلوار ہاتھ میں لئے زرہ بکتر پہنے ایک گھوڑے پر سوار ہے۔ اس یادگار کی نقاب کشائی ملکہ برطانیہ نے کی تھی۔ حضور انور نے یہاں ویڈیو بنانے کے علاوہ بعض فوٹوز بھی لئے اور سارے قافلہ کی بھی ایک اکٹھی تصویر کھینچی۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور مع قافلہ سٹرلنگ قلعہ کی طرف تشریف لے گئے۔ شہر کے اندر سے گزرتے ہوئے حضور انور نے باہر سے ہی قلعہ کو مشاہدہ فرمایا۔ اسکے بعد حضور انور The Falkirk Wheel دیکھنے کیلئے Falkirk تشریف لے گئے۔ یہ دنیا کا واحد اور منفرد پہیہ (Wheel) ہے جس کے ذریعہ سے کشتی کو ایک نہر سے اٹھا کر 36 میٹر کی بلندی پر واقع دوسری نہر میں لے جایا جاتا ہے۔ فالکرک کے مقام پر فورتھ اینڈ کلائیڈ نہر اور یونین نہر باہم ملتی ہیں مگر ان میں سے 36 میٹر کی بلندی حائل ہے۔ 1822ء میں نچلی نہر کے پانی کو گیارہ Locks کے ذریعہ بلند کر کے دوسری نہر کے ساتھ ملایا گیا تھا تا کہ سکاٹ لینڈ کے North Sea اور اٹلانٹک کے ساحل تک کشتیوں کے ذریعہ مال برداری ہو سکے۔ لیکن 1960ء میں موٹر ویز کے بن جانے کے بعد اس رستہ کو ترک کر دیا گیا۔ اور اب دو سال قبل 1.7 ملین پونڈ کی لاگت سے یہ پہیہ بنایا گیا اور یہ پہیہ اتنا طاقت ور ہے کہ دو سو بسوں کو یا ایک سو ہاتھیوں کو بیک وقت اٹھا سکتا ہے۔ سیاح اس پہیہ کے ذریعہ کشتی کو ایک نہر سے دوسری نہر تک منتقل ہونے کے منظر کو دیکھ کر محظوظ ہوتے ہیں اور اکثر کشتی میں سیر بھی کرتے ہیں۔ حضور انور نے اس نظارہ کو بڑی دلچسپی سے ملاحظہ فرمایا اور ویڈیو بھی بنائی۔ حضور انور یہاں بعض سکاٹش لوگوں کو بھی ملے اور ان کی عادات واطوار کا جائزہ لیا۔

دو بجے حضور انور مع قافلہ قیام گاہ پر تشریف لائے۔ نمازِ ظہر وعصر کے بعد سوا تین بجے اس زرعی فارم کے مالک مسٹر ہینری نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کی اور زراعت کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ ساڑھے تین بجے حضور انور مع قافلہ یہاں سے 60 میل کے فاصلہ پر واقع ایک مقام Pitlochry کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ مقام پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے اور اس کے دامن میں دریاؤں اور جھیلوں کا منظر بہت ہی قابلِ دید ہے۔ حضور انور نے یہاں پہنچ کر بعض دکانوں کو وزٹ کیا اور شاپنگ بھی کی۔ اس کے بعد حضور انور ایک ایسے مقام پر تشریف لے گئے جسے Queen's View کہتے ہیں۔ اس جگہ کا نام رابرٹ دی بروس کی ملکہ کے نام پر رکھا گیا۔ مگر اسے شہرت ملکہ برطانیہ کے اس جگہ کے دورہ کے بعد حاصل ہوئی۔ بلندی پر واقع اس چبوترہ نما مقام Queen's View سے پہاڑوں اور دریاؤں کا نظارہ بہت ہی خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ یہاں بھی حضور انور نے ویڈیو بنائی اور فوٹوگرافی بھی فرمائی۔

یہاں سے حضور انور ایک دوسرے مقام پر تشریف لے گئے جہاں ایک ڈیم بنایا گیا ہے اس ڈیم کے بنانے کی وجہ سے ایک خاص مچھلی سلمن Solomon جو کہ پانی کے مخالف چلنے کی عادی ہے کا رستہ بند ہو گیا۔ اس کیلئے الگ سے رستہ بنا کر اس میں سیڑھیاں بنائی گئی ہیں اور اس رستہ کو شیشے کے ذریعہ دکھایا گیا ہے اور بسا اوقات اس نسل کی مچھلیاں سیڑھیوں کے رستہ پانی کے بہاؤ کی مخالف سمت سفر کرتی نظر آتی ہیں۔ اس جگہ کو Fish Ladder کا نام دیا گیا۔ حضور انور نے ڈیم اور اس Fish Ladder کو ملاحظہ فرمایا۔ اسی دوران جبکہ شام کا اندھیرا پھیلنے لگ گیا اور بجلی کے قمقمے روشن ہونے لگے تو ڈیم سے پانی کے بہنے کا شور اور اردگرد بلند وبالا پہاڑوں پر درختوں کا منظر بہت جاذب نظر اور بھلا لگ رہا تھا۔ شام سات بجے حضور انور یہاں سے واپس اپنی رہائشگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور وہاں پہنچ کر سوا آٹھ بجے نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں۔

7 اکتوبر کو 10:30 بجے صبح حضور انور نے لاج کے اردگرد کچھ دیر سیر کی اور پھر گیارہ بجے ممبرانِ قافلہ اور مکرم عبدالغفار عابد صاحب (ریجنل امیر) کے ہمراہ حضور انور فالکرک قصبہ کے نواح میں واقع نشانہ بازی کے ایک سکول Scotland Shooting School میں تشریف لے گئے۔ یہاں ایک مشین کے ذریعہ پلیٹ نما مٹی کے کبوتر کو فضا میں بلند کیا جاتا ہے اور پھر اس اڑتے ہوئے مصنوعی کبوتر پر بندوق سے گولی چلائی جاتی ہے۔ اس کو Clay Pigeon Shooting کہتے ہیں۔ حضور انور نے یہاں نشانہ بازی کی مشق فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ کے بعد مکرم مرزا فخر احمد صاحب اور پھر حفاظت خاص اور ایم ٹی اے کے کارکنان میں سے بعض نے حضور انور کی موجودگی میں نشانہ بازی کی۔ ایم .ٹی .اے کی ٹیم کے ممبران کی بہترین نشانہ بازی پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں دادِ تحسین سے نوازا۔ ڈیڑھ بجے حضور انور یہاں سے واپس رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ آٹھ بجے شب حضور انور نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

8 اکتوبر کو حضور انور 11 بجکر 20 منٹ پر مع قافلہ مسجد بیت الرحمان گلاسگو کے لئے روانہ ہوئے۔ مسجد بیت الرحمان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں اور توجہ کا ثمر ہے۔ دسمبر 1984 میں اس بلڈنگ کا سودا ہوا۔ جنوری 1985 میں جماعت کو اس کا قبضہ ملا اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 9 رمئی 1985ء کو یہاں تشریف لاکر اس کا معائنہ فرمایا اور 10 رمئی کو خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کے ذریعہ اس کا افتتاح فرمایا اور جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ حضورؒ نے انتظامیہ کو اس بلڈنگ کی مکمل مرمت کی ہدایت فرمائی۔ جس کی تکمیل پر حضورؒ دوبارہ 8 راپریل 1988ء کو گلاسگو تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ 16 سال سے زائد عرصہ کے بعد آج پھر پیارے آقا سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے رونق بخشی اور یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

جماعت احمدیہ گلاسگو نے مسلسل اڑھائی ماہ کے وقارِ عمل کے ذریعہ اس بلڈنگ کی ازسرِنو تزئین ومرمت کی سعادت پائی۔ جماعت کے پندرہ بیس افراد نے تو واقعی دن رات ایک کر کے بہت محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ مسجد بیت الرحمان کی عمارت تین منزلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی منزل پر ایک بڑا ہال بطور مسجد استعمال ہوتا ہے۔ دوسری منزل پر موجود ہال خواتین کے لئے بطور مسجد استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ تیسری منزل پر مبلغ سلسلہ کا فلیٹ ہے۔ علاوہ ازیں ہر منزل پر مختلف جماعتی دفاتر بھی قائم ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعت کی موجودہ ضرورتوں کے لحاظ سے یہ عمارت کافی موزوں ہے۔

12 بجکر پچپن منٹ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ مسجد بیت الرحمان میں ورود فرما ہوئے تو احباب جماعت کی مسرت دیدنی تھی۔ عید سے بڑھ کر سماں تھا۔ محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر یو.کے)، محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب (مبلغ انچارج یو.کے) محترم چوہدری وسیم احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ یو.کے) محترم سید نصیر احمد شاہ صاحب (چیئر مین ایم ٹی اے انٹرنیشنل) اور دیگر کئی اکابرین جماعت یو.کے. حضور انور کی پیشوائی کے لئے لنڈن سے یہاں تشریف لاچکے تھے۔ جونہی حضور انور کی کار مسجد بیت الرحمان کے صدر دروازہ کے سامنے رکی تو فٹ پاتھ پر ترتیب کے ساتھ کھڑے بچوں نے مکرم نوید احمد صاحب جنجوعہ کی قیادت میں ترانہ پڑھنا شروع کیا۔ مکرم امیر صاحب یو کے، مکرم امام صاحب، مکرم ریجنل امیر صاحب اور ریجنل مبلغ سلسلہ نے حضور انور کے استقبال کی سعادت پائی۔ جبکہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے استقبال کی سعادت مکرمہ مسز

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔'' (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔''

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

رضیہ احمد صاحبہ (صدر لجنہ) مکرمہ ریحانہ عابد صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالغفار صاحب ریجنل امیر) اور مکرمہ امۃ الکریم ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اکرم ملک صاحب مبلغ سلسلہ) کونصیب ہوئی۔اس موقع پر سری لنکا کی ایک بچی نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔جونہی حضور انور بلڈنگ کے صدر دروازہ سے اندر تشریف لائے تو سیڑھیوں پر کھڑی ناصرات نے عزیزہ سعدیہ بتول ملک کی قیادت میں نظم ''یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی'' کے چند اشعار پڑھ کر استقبال کیا۔

استقبالیہ مراحل سے گزر کر حضور انور سیدھے مسجد میں تشریف لے گئے اور اذان دینے کا ارشاد فرمایا۔ ایک سکاٹش احمدی مسلمان مکرم پاشا دانیال صاحب نے اذان دینے کی سعادت پائی۔اس کے بعد حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں بالخصوص سکاٹ لینڈ کے احباب کو مخاطب فرماتے ہوئے تبلیغ کی تلقین فرمائی۔اور گزشتہ کوتاہیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے معافی مانگنے کا ارشاد فرمایا۔تقدیر الٰہی تھی یا حسن اتفاق کہ 19 سال پہلے بھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے سکاٹ لینڈ میں پہلا خطبہ ارشاد فرمایا تو سکاٹش جماعت کو اس میں تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور آج پھر حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بھی اپنے پہلے خطبہ میں سکاٹش جماعت کو تبلیغ کی طرف ہی توجہ دلائی۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے بعد نماز جمعہ اور نماز عصر پڑھائیں اور پھر سکاٹ لینڈ کے سب احباب جماعت کو شرفِ مصافحہ بخشا اور ساتھ ساتھ بعض احباب سے تعارف بھی حاصل فرمایا۔ ملاقات کرنے والوں میں بکثرت ایسے خوش نصیب بچے بھی تھے جنہیں حضور انور نے مصافحہ کا شرف بخشا بلکہ پیار سے ان کے رخسار بھی تھپتھپائے اور سروں پر دستِ شفقت رکھا۔ان میں وقفِ نو کے بچے بھی تھے جن سے حضور انور نے انکی آئندہ تعلیم کے بارہ میں بھی استفسارات فرمائے۔ بچوں سے ملتے ہوئے حضور انور نے انہیں چاکلیٹ دیئے جبکہ طلبا کو چاکلیٹ کے ساتھ قلم بھی عطا فرمائے۔

اس دوران حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے ازراہ شفقت تمام خواتین سے مصافحہ فرمایا اور تعارف حاصل فرمایا۔ مردوں سے ملاقات کے بعد حضور انور بالائی منزل پر تشریف لے گئے اور وہاں موجود تمام خواتین کو شرفِ ملاقات بخشا۔ جب حضور انور خواتین کے حصہ میں تشریف لائے تو عزیزہ سعدیہ بتول ملک کی قیادت میں ناصرات الاحمدیہ نے استقبالیہ نظم پڑھی۔حضور ان بچیوں کے پاس کھڑے ہو گئے اور انکی دلداری فرمائی اور سب بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔قریباً بیس منٹ یہاں تشریف فرما رہنے کے بعد حضور انور مکرم محمد اکرم ملک صاحب کے ہمراہ بالائی منزل پر واقع مبلغ سلسلہ کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔اس دوران حضور انور نے ان سے فلیٹ کی مکانیت وغیرہ امور سے متعلق دریافت فرمایا۔حضور انور کی اجازت سے انہیں فیملی سمیت حضور کے ساتھ ویڈیو اور فوٹو بنوانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

حضور انور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے اسی فلیٹ میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور تقریباً ایک گھنٹہ اس میں مقیم رہے۔اسکے بعد حضور انور نیچے تشریف لائے اور بلڈنگ کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔مبلغ سلسلہ کے دفتر کے معائنہ کے دوران دفتر میں موجود کتب کا بغور جائزہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''یہاں بھی کتب کی کمی ہے''۔

حضور انور نے تبلیغ روم، لجنہ آفس، خدام الاحمدیہ آفس اور جماعت کے آفس کا معائنہ فرمایا۔اور پھر ڈائننگ ہال اور کچن سے ہوتے ہوئے مانچسٹر روانگی کیلئے باہر سڑک پر تشریف لے آئے۔ جہاں احبابِ جماعت کثیر تعداد میں دست بستہ کھڑے حضور انور کا انتظار کر رہے تھے۔حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور بلند ہاتھوں سے سب احباب کو الوداع کہتے ہوئے مع قافلہ ساڑھے چار بجے مانچسٹر تشریف لے گئے۔

دارالامان (مانچسٹر) میں ورود مسعود

پریسٹن، بلیک برن، لیورپول اور نارتھ ویلز، مانچسٹر اور ارد گرد کی جماعتوں کے مخلصین جماعت کے مرکز 'دارالامان' میں حضور انور کے ورود مسعود کے لئے چشم براہ تھے اور مہینہ بھر سے دن رات مشن ہاؤس کو سجانے اور صاف ستھرا بنانے میں مصروف تھے۔اس موقع پر مشن ہاؤس میں بہت سے تبدیلیاں کی گئی تھیں اور تقریباً مکمل Renovation کی گئی تھی جس کے لئے مانچسٹر جماعت کے سیکرٹری جائداد مکرم خالد حیات صاحب اور ان کی ٹیم نے محنت شاقہ سے کام کیا اور مسلسل کئی ہفتے ساری ساری رات جاگ کر یہ خدمت سرانجام دی۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور انور شام آٹھ بجے مانچسٹر مشن ہاؤس میں رونق افروز ہوئے۔آپ نے سب سے پہلے نماز مغرب وعشاء باجماعت پڑھائیں اور پھر ایک نائیجیرین نو احمدی کی دستی بیعت قبول فرمائی جس میں تمام احباب وخواتین بھی شامل ہوئے اور اجتماعی دعا سے حصہ پایا۔ دستی بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے تمام مردوں اور بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں میں چاکلیٹس اور قلم تقسیم فرمائے۔ پھر حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے مختلف نظموں اور نغموں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے ان بچیوں کی یہاں تک دلجوئی فرمائی کہ جب تک ان بچیوں نے اس موقع کے لئے تیار کی ہوئی ساری نظمیں ترنم کے ساتھ سنا نہ لیں، حضور انور نے کسی اور کی طرف توجہ نہ فرمائی۔اس کے بعد حضور انور نے اپنے دستِ مبارک سے تمام بچیوں کو چاکلیٹس اور قلم عطا فرمائے اور پھر حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مشن ہاؤس کی اوپر کی منزل پر واقع رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

9 راکتوبر کو 10:30 پر حضور انور لندن روانگی کی غرض سے نیچے تشریف لائے اور مشن ہاؤس کی عمارت کا اندرونی اور بیرونی طور پر معائنہ فرمایا۔اس موقع پر حضور انور نے کچن اور باتھ روم کی صفائی کا معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

لائبریری کے ملاحظہ کے دوران فرمایا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی تصانیف بھی منگوائیں۔نیز نئی مسجد کی تعمیر کیلئے جگہ تلاش کرنے کی بھی ہدایت فرمائی۔اسی دوران حضور انور نے مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ مانچسٹر کی درخواست پر Visitor's book پر اپنے دستخط بھی ثبت فرمائے۔اسی سہ پہر تین بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ مسجد فضل لندن میں ورود فرما ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کا یو۔کے۔کی مختلف جماعتوں کا یہ دس روزہ سفر بہت بابرکت رہا۔ جماعتوں میں نمایاں بیداری کے ساتھ ساتھ خلافت احمدیہ سے ان کی پختہ وابستگی کا امین اور ضامن بنا رہا۔اللہ کرے کہ جماعت احمدیہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ باسعادت میں دنیا کے ہر خطے میں غیر معمولی ترقیات اور فتوحات نصیب ہوں اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کا وجود باجود ہمیشہ مظفر ومنصور بنا رہے اور الٰہی تائیدات کی صورت میں ''اِنِّی مَعَكَ یا مسرور'' کی پیشگوئی کے جلوے ہر روز نئی شان کے ساتھ اکنافِ عالم میں ظاہر ہوتے رہیں۔آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12 رنومبر 2004)

......☆......☆......☆......

بجھ گیا ہے آج قدسیؔ ''اک چراغِ آرزو''

(حضرت صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات پر)

(عبدالکریم قدسیؔ)

شہد سے لہجے میں ڈوبی ان کی طرز گفتگو
ان کی باتوں سے مہک سی پھیلتی تھی چار سو

غور سے پڑھتے تھے تحریر ضرورت کے حروف
مستحق لوگوں کی کرتے تھے تلاش و جستجو

ان کی پیشانی پہ حزن و یاس کی سلوٹ نہ تھی
مسکراہٹ کی رِدا اوڑھے رہا وہ ماہ رُو

عزم وہمت کی زرہ بکتر کے آگے کچھ نہ تھی
جس قدر بھی تیز چلتی تھی پریشانی کی لُو

وہ تو منشاءِ خلافت کا شناسا تھا بہت
اس نے رکھی اپنے منصب کی ہمیشہ آبرو

اس کے ہاں ناپید تھا جھوٹی تسلی کا خضاب
اس نے کر رکھا تھا گویا صاف گوئی کا وضو

دل کے پھولوں پر پڑی جیسے اداسی کی پھوار
بجھ گیا ہے آج قدسیؔ ''اک چراغِ آرزو''

(1439ھ)

کلامُ الامام

''شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

''علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار ودوست نیز مرحومین کرام

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ جماعت احمدیہ فیض آباد میں مورخہ 30 رنومبر 2017 کو مکرم کمال احمد صاحب صدر جماعت فیض آباد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم احسن نے کی۔ نظم مکرم تقی احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم احسن نعیم صاحب، مکرم تقی احمد صاحب، مکرم جمال احمد صاحب اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق مبلغ سلسلہ فیض آباد یوپی)

☆ جماعت احمدیہ تاجپورہ میں مورخہ 2 ردسمبر 2017 کو مکرم سرون کاٹھات صاحب امیر ضلع پالی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم مکرم فیروز کاٹھات صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سرون کاٹھات صاحب اور مکرم طاہر احمد گلبرگی صاحب مبلغ انچارج پالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (راشد احمد، تاجپورہ پالی راجستھان)

☆ جماعت احمدیہ کانپور میں مورخہ 3 ردسمبر 2017 کو مکرم خلیل احمد صدیقی صاحب امیر ضلع کانپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ فرمان احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم محمد عزیز خان صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم عرفان احمد خان صاحب، عزیزم امان احمد خان، عزیزم صفوان احمد خان، مکرم احسان احمد صاحب اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد میزان الرحمن، مبلغ انچارج کانپور)

☆ جماعت احمدیہ وڈمان ضلع محبوب نگر میں مورخہ 20 ردسمبر 2018 کو مکرم محمد بشیر صاحب صدر جماعت وڈمان کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قدیر احمد صاحب نے کی۔ نعت مکرم محمد رحیم صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد عثمان صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک''، مکرم وزیر احمد صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ اور خاکسار نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارفع مقام'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد رفیق پالاکرتی، معلم سلسلہ وڈمان)

☆ جماعت احمدیہ بریشہ 24 پرگنہ بنگال میں مورخہ 21 رجنوری 2018 کو سالانہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکرم عبدالرؤف صاحب امیر ضلع 24 پرگنہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ابوجعفر صادق صاحب نمائندہ تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کی۔ مکرم عبدالمنان صاحب آف کبیرہ نے ایک نعت پیش کی۔ بعدہ مکرم مولوی ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج مرشد آباد، مکرم حافظ ابوجعفر صادق صاحب، مکرم مصلح الدین سعدی صاحب، مکرم شیخ محمد علی صاحب، مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالودود عالم، صدر جماعت بریشہ بنگال)

☆ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 21 رجنوری 2018 کو احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں مکرم مصدق احمد صاحب امیر ضلع بنگلور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے کی۔ مکرم اشرف خان صاحب سیکرٹری وصایا نے ایک نعت پیش کی۔ بعدہ عزیزم احتشام احمد، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، عزیزم رضی اللہ اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

ہفتہ قرآن کریم

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ محبوب نگر میں مورخہ 11 تا 17 ردسمبر 2017 دوسرا ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب و عشا اجلاسات منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد قرآن کریم کے محاسن اور خوبیوں اور اس کی پاکیزہ تعلیمات کے موضوع پر ایک تقریر ہوئی۔ افتتاحی اجلاس مورخہ 11 ردسمبر کو امیر ضلع محبوب نگر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ اختتامی اجلاس مورخہ 17 ردسمبر کو منعقد ہوا۔ ان اجلاسات میں انصار، خدام، اطفال کے علاوہ لجنہ اور ناصرات نے بھی شرکت کی۔

(طیب احمد خان، مبلغ انچارج محبوب نگر تلنگانہ)

پنجاب کے مختلف کانوینٹ اسکولوں میں جماعت احمدیہ کے نمائندگان کی تقاریر

مورخہ 21 تا 25 ردسمبر 2017 کو پنجاب کے مختلف شہروں کے کانوینٹ اسکولوں میں عیسائی مذہب کی جانب سے جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا جن میں دیگر مذاہب کے علاوہ جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ گورداس پور میں مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب اور مجیٹھہ، امرتسر، کوٹلی ڈیرہ بابا نانک اور ہوشیار پور میں منعقدہ جلسوں میں مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب کو تقریر کرنے کا موقع ملا۔ ہر دو مقررین نے عیسائی بھائیوں کو کرسمس کی مبارک باد دیتے ہوئے اسلام احمدیت کی امن بخش تعلیمات بیان کیں اور مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینے کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقع پر اسکولوں کے طلبا نے مختلف کلچرل پروگرام بھی پیش کیے۔

(عزیز احمد ناصر، نگران و مبلغ دعوت الی اللہ پنجاب)

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تبلیغی مساعی

مورخہ 20 رجنوری 2018 کو برہم کماری آشرم حیدرآباد میں مکرم ایڈووکیٹ شکیل احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ اور خاکسار نے تبلیغی وزٹ کیا اور جناب نرسنگھ راؤ صاحب کو جماعتی کتب کا تحفہ دیا۔ موصوف نے اپنے پروگرام ''Balancing law and love'' میں شرکت کی دعوت دی۔ مورخہ 21 جنوری 2018 کو خاکسار اور مکرم شیخ شکیل صاحب اس پروگرام میں شامل ہوئے جہاں خاکسار کو تقریر کا موقع ملا۔ وہاں موجود تمام معزز ہستیوں کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ وہاں کی انتظامیہ نے اپنے 23 جنوری کو ہونے والے ایک پروگرام میں بھی شرکت کی دعوت دی جو صرف خواتین کے لیے تھا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے ایک وفد کے ساتھ اس میں شرکت کی۔ آپ کو تقریر کا بھی موقع دیا گیا جس کے ذریعہ تین صد سے زائد تعلیم یافتہ خواتین کو جماعت کا پیغام پہنچا۔ الحمد للہ۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

دوروزہ تربیتی کیمپ برائے اطفال

جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 27 اور 28 رجنوری 2018 کو ضلعی سطح پر دوروزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ مکرم اشرف خان صاحب کی زیر صدارت پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم خالد حسن نے کی۔ عہد اطفال صدر اجلاس نے دہرایا۔ عزیزم نایاب احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ صدر اجلاس نے استقبالیہ تقریر کی۔ دعا کے ساتھ پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہ خاکسار نے بچوں کو پانچ بنیادی اخلاق بتائے۔ بعد ازاں مقابلہ مضمون نویسی بعنوان ''ہمارا خدا'' منعقد ہوا۔ نماز عصر کے بعد اطفال کا پینٹنگ کمپٹیشن منعقد ہوا۔ اول دوم سوم آنے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ بعدہ بچوں کو مسجد کے آداب سکھائے گئے۔ دوسرے دن تربیتی کیمپ کا آغاز مقابلہ فی البدیہہ تقاریر سے ہوا۔ اول دوم سوم آنے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ بعد ازاں اطفال کی کھیلیں کرائی گئیں۔ اختتامی اجلاس مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم فوزان عارف نے کی۔ نظم عزیزم فیصل احمد نے پڑھی۔ بعدہ صدر اجلاس نے بچوں سے خطاب کیا۔ تقسیم انعامات اور دعا کے ساتھ یہ دوروزہ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

جماعت احمدیہ شاہ پور، یادگیر کی مساعی

☆ **ریفریشر کورس:** مجلس خدام الاحمدیہ شاہ پور یادگیر کرناٹک کی جانب سے مورخہ 19 رجنوری 2018 کو مکرم عبدالغفور صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہ پور کی زیر صدارت ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ صدر اجلاس نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا۔ بعدہ خاکسار نے لائحہ عمل مجلس خدام الاحمدیہ کی روشنی میں عہدے داران کے فرائض بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔

☆ **تقریب یوم جمہوریت میں شرکت:** مورخہ 26 رجنوری 2018 کو یوم جمہوریت کے موقع پر گورنمنٹ ہائر سکینڈری اسکول شاہ پور کی تقریب یوم جمہوریت میں صدر جماعت شاہ پور مکرم عبدالغفور صاحب کے ساتھ شرکت کا موقع ملا۔ قومی ترانے کے بعد یوم جمہوریت کے متعلق تقاریر ہوئیں۔ خاکسار نے خدمت انسانیت کے موضوع پر تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی قبول فرمائے۔ (ایم مقبول احمد، مبلغ سلسلہ شاہ پور کرناٹک)

گیتا جینتی سیمینار انبالہ میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی

مورخہ 28 نومبر 2017 کو ہریانہ کے شہر انبالہ میں گیتا جینتی کے موقع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو خطاب کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔ اسلام احمدیت کی نمائندگی میں خاکسار نے گیتا اور قرآن مجید کی تعلیمات بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ کی کتاب پیغام صلح کی روشنی میں بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری کے موضوع پر تقریر کی۔ اس موقع پر موجود سرکاری عہدے داران اور مذہبی سکالرز کو جماعتی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ پیش کیا گیا۔ (نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج کچھ گجرات)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''یہ بات ہمیشہ ایک مومن کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ دنیاوی چیزوں کی محبت ایسی نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ردسمبر 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

نمازِ جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/نومبر 2017ء بروز بدھ بوقت 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ مبارکہ رفیق صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری رفیق احمد باجوہ صاحب مرحوم آف نارتھ ویلز، یُوکے)

16/نومبر 2017ء کو 74 سال کی عُمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم چوہدری فضل الرحمٰن مہار صاحب کی بیٹی، مکرم چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب مرحوم کی بہو اور مکرم کلیم احمد باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ نارتھ ویلز کی والدہ تھیں۔ ساری عُمر ربوہ میں گزاری اور اپنے محلہ دارالصدر میں صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ انتہائی نیک، دُعا گو، صوم وصلوۃ کی پابند مہمان نواز اور فِدائی احمدی تھیں۔ جماعتی مہمانوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ انتہائی محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم الحاج عبدالرحمٰن ایتو صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر، انڈیا)

5/نومبر 2017ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ محکمہ تعلیم میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ رشی نگر میں سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے علاوہ صوبہ جموں و کشمیر کے نائب امیر اور امیر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح ناظم انصار اللہ صوبہ جموں و کشمیر کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ بے لوث خدمت کا جذبہ رکھتے تھے۔ آپ کو تنازعات حل کروانے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ نے 2001ء میں حج بیت اللہ کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو اور غریب پرور انسان تھے۔ رشی نگر میں نئی جامع مسجد کی تعمیر کے علاوہ قدیمی مسجد، سکول، عید گاہ، قبرستان کی ترمیم اور تزئین اور حفاظت کی بھی نگرانی کرتے رہے۔ ہر جلسہ پر قادیان آتے اور کچھ عرصہ وہاں گزارتے۔ خلافت سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھا۔ مرکزی عہدیداران سے بھی محبت واطاعت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نمبردار (ابن مکرم عنایت اللہ صاحب مرحوم، قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ)

29/اکتوبر 2017ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 17 سال کی عمر میں خود بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے اور نظام جماعت کے ساتھ بڑی مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہے۔ دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھا۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، ضرورت مندوں اور غریبوں کا خیال رکھنے والے ایک نافع الناس وجود تھے۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اپنے علاقہ میں اچھا اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ضیاء الرحمان بھلّی صاحب جماعت قلعہ کالروالا میں سیکرٹری امور عامہ اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم عبدالرحمن سلیم صاحب (آف کولمبس، امریکہ)

10/نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد محترم مولوی غلام رسول صاحب کا تعلق کوٹلی افغاناں ضلع گجرات سے تھا۔ انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے انڈین گورنمنٹ اور بعدازاں پاکستان گورنمنٹ میں ملازمت اختیار کی۔ 1976ء میں منسٹری آف ڈیفنس سے ڈپٹی سیکرٹری کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ 1987ء میں اپنے بچوں کے پاس امریکہ چلے گئے۔ جہاں پہلے ڈیٹرائٹ اور پھر کولمبس میں رہائش اختیار کی۔ کراچی میں لمبا عرصہ آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ بہت ہمدرد، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص کا گہرا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ سلیم صاحبہ بنت مکرم کیپٹن ایم احمد سلیم صاحب (آف یُو ایس اے)

7/نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم ماسٹر یاسین صاحب درویش قادیان کی پوتی اور محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی نواسی تھیں جنہوں نے گیمبیا میں پہلا احمدیہ ہسپتال قائم کیا تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بڑی باہمت، صابر و شاکر، متوکّل علی اللہ، کثرت سے درود شریف کا ورد کرنے والی، بے شمار اوصاف کی حامل نیک خاتون تھیں۔ جماعت کی خدمت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ بانئ جماعت اور خلافت احمدیہ کے ساتھ عشق و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ایک بیٹا اور بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ، لاس اینجلس، امریکہ (بنت مکرم ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ)

21/اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے ساری زندگی بہت صبر و شکر اور رضا بالقضاء کے ساتھ گزاری۔ بہت نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ والد کی وفات کے بعد بہن بھائیوں کی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ آپ وفات کے وقت اپنے دو بیٹوں کے پاس لاس اینجلس میں مقیم تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6) مکرم احسان اللہ خالد چیمہ صاحب، ربوہ (ابن مکرم سردار خان صاحب)

21/ستمبر 2017ء کو حرکت قلب بند ہونے سے بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1982ء میں 24 سال کی عمر میں ایک خواب کی بناء پر احمدیت قبول کی۔ گورنمنٹ کی ملازمت میں کئی دفعہ شدید مخالفت کا سامنا کیا۔ مخالفین کو تبلیغ کرتے اور انہیں کہتے کہ سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی طلب کرو تو وہ خود تمہیں سیدھی راہ دکھا دے گا۔ بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، متوکّل علی اللہ، چندوں میں باقاعدہ، غریبوں کے ہمدرد، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ منظور احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ بورکینا فاسو کے والد تھے۔

(7) مکرمہ امۃ الحفیظ بقاپوری صاحبہ، ربوہ (اہلیہ مکرم سید عباس علی شاہ صاحب، آف عمرکوٹ ضلع راجن پور)

26/اکتوبر 2017ء کو 99 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، بہت سادہ مزاج، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ احمدی بچوں کے علاوہ گاؤں کے غیر از جماعت بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کیلئے تعلیمی کلاسوں کا بھی اہتمام کرتی رہیں۔ گورنمنٹ نے پرائمری گرلز سکول کی منظوری دی تو اپنے گھر میں ہی بچیوں کو تعلیم دینی شروع کر دی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین سے والہانہ تعلق تھا۔ محلہ رحمان کالونی میں لمبا عرصہ صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ روزانہ باقاعدگی سے الفضل پڑھتیں اور MTA کے پروگرام شوق سے دیکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرمہ ناصرہ طیبہ صاحبہ (اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب ڈوگر) سابق کارکنہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

14/جون 2017ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں خیر دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ آپ نے دفتر لجنہ میں 27 سال خدمت کرنے کے علاوہ محلہ کی سطح پر بھی لجنہ کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ حضرت چھوٹی آپا کی قربت میں مختلف اہم ڈیوٹیاں بھی دیتی رہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خصوصی تعلق تھا۔ دعا گو اور دیندار خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں اپنی استطاعت کے مطابق ضرور حصہ لیتی تھیں۔

(9) مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبداللطیف خان صاحب، حافظ آباد)

23/جولائی 2017ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت ہمدرد، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھتی تھیں۔ آپ مکرم دانیال خان صاحب مربی سلسلہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی دادی تھیں۔

(10) عزیزہ امۃ المصور زارا صاحبہ (بنت مکرم کلیم احمد باجوہ صاحب صدر جماعت نارتھ ویلز، یوکے)

15/نومبر کو یونیورسٹی میں اچانک طبیعت خراب ہونے پر 19 سال کی عُمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم چوہدری فضل الرحمٰن مہار صاحب کی نواسی اور مکرم چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب مرحوم کی پوتی تھیں۔ مرحومہ بہت نیک اور خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ لجنہ کی سرگرمیوں میں بہت دِلچسپی سے حصہ لیتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر مظہر احمد خان سینئر میڈیکل آفیسر پارادیپ پورٹ ٹرسٹ ہاسپٹل کو ان کی خدمات کے اعتراف میں چیئرمین پارا دیپ پورٹ ٹرسٹ کی جانب سے 26/جنوری 2018 کو یوم جمہوریہ کے موقع پر CERTIFICATE OF APPRECIATION دیا گیا، جس میں انہیں درج ذیل تعریفی کلمات سے نوازا گیا۔

Dr.M.A.Khan, Sr. Medical Officer of Paradip Port Trust Hospital has contributed significantly by his sincerity, punctualitydedication to the profession and above all gaining popularity among patients.

In recognition of his dedication to duty, Chairman, PPT is pleased to award him this Certificate of Appreciation on Republic Day function on 26th January of 2018.

احباب جماعت سے ان کی دینی و دنیاوی ترقیات، ہر آفت سے محفوظ رہنے اور نیک رشتے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مزمل احمد خان، بھونیشورم اُڈیشہ)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8581: میں بلال احمد لون ولد مکرم نثار احمد لون صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاٹھ پورہ تحصیل یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20راگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحمن فیاض   العبد: بلال احمد لون   گواہ: ضمیر احمد لون

مسل نمبر 8582: میں عطاء اللہ کاٹھات ولد مکرم سلیمان کاٹھات صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن 84 سیماڈاکانپورہ چتار تحصیل رائپور ضلع پالی صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21ردسمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد   العبد: عطاء اللہ   گواہ: محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 8583: میں سید سلیم ولد مکرم سید کریم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 2000، موجودہ پتا: جمی ڈنٹہ کرو ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیس، مستقل پتا: ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2ردسمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ   العبد: سید سلیم   گواہ: شیخ جعفر

مسل نمبر 8584: میں سیدہ سمینا زوجہ مکرم سید سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن ڈنٹہ کرو ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیس، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2ر دسمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1 جوڑی بالی وزن آدھا تولہ 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ   الامۃ: سیدہ سمینا   گواہ: شیخ جعفر

مسل نمبر 8585: میں شمیم اختر وانی زوجہ مکرم منور احمد وانی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال تاریخ بیعت 1965، ساکن پردہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اختر الدین خان   الامۃ: شمیم اختر وانی   گواہ: خالد احمد ملکانہ

مسل نمبر 8586: میں حسن آرہ بیگم زوجہ مکرم شیخ رحیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن ڈی.پی.کیمپ ڈاکخانہ تھیرو ولی ضلع رائے گڈا صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 4 کان کے پھول 25 گرام، 2 سرکا ٹیلہ 5 گرام، 1 انگوٹھی 2 گرام، 2 نتھنی 2 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اختر الدین خان   الامۃ: حسن آرہ بیگم   گواہ: رحیم احمد خان

مسل نمبر 8588: میں مصرا بیگم زوجہ مکرم طاہر احمد ٹھوکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7ردسمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/1000 روپئے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بدرالدین ڈار   الامۃ: مصرا بیگم   گواہ: محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 8589: میں کنیزہ بی زوجہ مکرم محمد حنیف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن گاؤں درہ دلیاں ڈاکخانہ درہ دلیاں ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11ردسمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/2000 روپئے، زیور طلائی: 1 کوکا، 1 جوڑی بالی (کل وزن 3 گرام، 24 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نبیل احمد بھٹی   الامۃ: کنیزہ بی   گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8590: میں یاسر عرفات ولد مکرم عبدالواحد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن تحصیل مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29رنومبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء اللہ لون   العبد: یاسر عرفات   گواہ: عبدالخالق

’’جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا مَیں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی اور اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 416، مطبوعہ قادیان، ایڈیشن 2003ء)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

دفتر نشر و اشاعت کی طرف سے شائع کی جانے والی کتب کا مختصر تعارف

تحریک جدید ایک الٰہی تحریک (جلد ششم) کل صفحات: 1002

ارشادات حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

یہ جلد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے تحریک جدید سے متعلق 1982ء تا 1984ء کے خطبات، خطابات اور ارشادات پر مشتمل چھٹی جلد ہے۔ 1934ء کے اختتام پر حضرت مصلح موعودؓ نے القاالٰہی کے ماتحت تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تو اس کے بعد جیسے جیسے اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرماتا رہا آپ جماعت کو اس عظیم الشان تحریک کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرواتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی بے شمار مواقع پر بار بار مختلف پیرایوں میں جماعت سے اس تحریک کی اہمیت ضرورت اور برکات کا ذکر فرمایا اور ان کو اس میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔

پہلا احمدی مسلمان سائنسدان (صفحات:63)

مصنف مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

کتابچہ ''پہلا احمدی سائنسدان'' مکرم انجینئر محمود مجیب صاحب اصغر نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کتابچہ میں مصنف موصوف نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے خاندانی حالات، آپ کی پیدائش اور ابتدائی حالات، تعلیمی دور اور شاندار کامیابیاں، آپ کی زندگی کے نشیب و فراز، عظیم الشان سائنسی کارنامے اور عالمگیر شہرت، حصول نوبل انعام کی تقریب میں آپ کی تقریر، آپ کی کامیابیوں کا راز، آپ کی خدمات نیز آپ کی بیماری اور وفات کا مختصر اور جامع ذکر فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو ہر کس و ناکس کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ (بزبان ہندی) صفحات:23

تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28رجولائی 1967ء کو وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال لندن میں اپنے دورۂ یورپ کے دوران ایک روح پرور اور عظیم الشان خطاب فرمایا جس میں آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تاریخ انسانی کے دکھ دہ المیہ سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق عالمگیر تباہیوں اور جنگوں سے متنبہ فرمایا نیز اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بشارت بھی دی ہے۔ اُردو سے ہندی میں اس کتاب کا ترجمہ مکرم انصار احمد صاحب ایم اے نے کیا ہے۔

Islam and Human Rights (صفحات:230)

تصنیف حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ

10ردسمبر 1948ء کو یونائیٹڈ نیشنز کی جنرل اسمبلی نے Human Rights کے بارہ میں عالمی اعلامیہ اپنایا گیا۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس اعلامیہ سے موازنہ کرتے ہوئے اس کتاب میں اسلام کی تعلیمات پیش فرمائی ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے قُرآن و سنت سے دلائل پیش فرمائے ہیں اور اسلامی تعلیمات کی فوقیت کو ظاہر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح چودہ سو سال قبل اسلام نے تمام انسانوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق بنیادی تعلیمات بیان فرمائی ہیں۔

منتخب تحریرات (بزبان کنڑ) صفحات:77

تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ کتابچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات سے ماخوذ تحریرات پر مشتمل ہے۔ اس کتابچہ میں اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، قُرآن کریم، دُعا، گناہ، حیات بعد الموت، نجات، جہاد، ہمدردی بنی نوع انسان، فرشتے، وغیرہ اہم موضاعات کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ چیدہ چیدہ اقتباسات درج کئے گئے ہیں۔ اُردو سے کنڑ میں اس کتابچہ کا ترجمہ مکرم عبید اللہ صاحب بی اے ایل بی نے کیا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ (اُردو) صفحات:44

تصنیف مولانا عطاء المجیب صاحب راشد

اس کتابچہ میں محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد صاحب نے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے اور اس بارہ میں کئی ایمان افروز واقعات تحریر کئے ہیں۔

پیغام صلح (بزبان تیلگو) صفحات:40

تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون میں براعظم کی دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں میں صُلح اور رواداری پیدا کرنے کی ایک دردمندانہ اپیل فرمائی ہے۔ حضور نے دونوں قوموں کی باہمی نفرت اور معاشرتی بُعد کی اصل وجہ مذہبی اختلاف کو قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کے مسلّمہ بزرگوں اور صلحاء کا احترام کیا جائے اور ان کے مذہبی شعار کی حرمت کو قائم رکھا جائے۔ آپ نے اپنے اِس مضمون میں انتہائی درد کے ساتھ اور خالصتاً ہمدردی کے طور پر ہندوؤں کو مسلمانوں سے محبت اور آشتی سے رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور اہلِ اسلام کی طرف سے صلح کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ اُردو سے تیلگو میں اس کتاب کا ترجمہ مکرم مولوی حافظ سید رسول نیاز صاحب نے کی ہے۔

جماعت احمدیہ کے عقائد (صفحات:13)

تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتابچہ عقائد احمدیت احباب جماعت بالخصوص نومبائعین کیلئے جماعت احمدیہ کے عقائد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب دعوۃ الامیر سے ماخوذ عقائد پر مشتمل ہے تا کہ ناواقف حضرات کو جماعت احمدیہ کے صحیح عقائد کا علم ہو سکے اور ان لوگوں کی قلعی کھل سکے جو جماعت احمدیہ کی طرف جھوٹے طور پر غلط عقائد منسوب کرتے ہیں۔

کلامُ الامام

''قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''
(ملفوظات، جلد5، صفحہ 121)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARAAUTOTRADERS
Rexines & Auto Tops
MotorLineRoad,MahboobNagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob.:9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 - 122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR-585201
ContactNumber:09440023007,08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE

AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

اسلامی مت کا پرچار کرنے کیلئے احمدی صاحبان خاص جوش کا اظہار کر رہے ہیں۔ چند ہفتے ہوئے قادیانی فرقہ کے لیڈر مرزا محمود احمد صاحب نے ڈیڑھ سوایسے کام کرنے والوں کے لئے اپیل کی تھی جو تین ماہ کے لئے ملکانوں میں جا کر مفت کام کرنے کے لئے تیار ہوں جو اپنا اور اپنے اہل وعیال کا وہاں کے کرایہ وغیرہ کا کل خرچہ خود برداشت کر سکیں اور انتظام میں جس لیڈر کے ماتحت جس کام پر انہیں لگایا جاوے اسے وہ خوشی خوشی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس اپیل پر چند ہفتوں کے اندر چار سو سے زیادہ درخواستیں ان شرائط پر کام کرنے کے لئے موصول ہو چکی ہیں اور تین پارٹیوں میں 90 احمدی صاحبان آگرہ کے علاقہ میں پہنچ چکے ہیں اور بہت سرگرمی سے ملکانوں میں اپنا پرچار کر رہے ہیں۔ اس نئے علاقہ کے حالات معلوم کرنے کیلئے ان میں سے بعض نے جن میں گریجویٹ نوجوان بھی شامل تھے، اپنے بستر ے کندھوں پر رکھ کر اور تیز دھوپ میں پیدل سفر کر کے سارے علاقہ کا دورہ کیا ہے۔ اپنے مت کے پرچار کرنے کیلئے ان کا جوش اور ایثار تعریف کے قابل ہے۔‘‘(ایضاً صفحہ 375)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّدنا مصلح موعود کی جوشِ محبت کا ایک واقعہ پیش ہے۔ سال 1927 کی بات ہے کہ ایک آریہ سماجی راجپال نے ’’رنگیلا رسول‘‘ نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی جس پر حکومت کی طرف سے اس پر مقدمہ چلا۔ اس دوران امرتسر کے ایک ہندو رسالہ ’’ورتمان‘‘ کے مئی 1927 کی اشاعت میں ایک آریہ دیوی شرن کا مضمون شائع ہوا۔ یہ مضمون بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین پر مشتمل تھا۔ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کے تدارک میں ’’رسول کریمؐ کی محبت کا دعویٰ کرنے والے کیا اب بھی بیدار نہ ہوں گے‘‘ کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا :

’’کیا اس سے زیادہ اسلام کے لئے کوئی اور مصیبت کا دن آ سکتا ہے۔ کیا اس سے زیادہ ہماری بے کسی کوئی اور صورت اختیار کر سکتی ہے؟ کیا ہمارے ہمسایوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی واہلی کو اپنی ساری جان اور سارے دل سے پیار کرتے ہیں اور ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ اس پاکبازوں کے سردار کی جوتیوں کی خاک پر بھی فدا ہے۔ اگر وہ اس امر سے واقف ہیں تو پھر اس قسم کی تحریرات سے سوائے اس کے اور کیا غرض ہو سکتی ہے کہ ہمارے دلوں کو زخمی کیا جائے اور ہمارے سینوں کو چھیدا جائے اور ہماری ذلت اور بے بسی کو نہایت بھیانک صورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے لایا جائے اور ہم پر ظاہر کیا جائے کہ مسلمانوں کے احساسات کی ان لوگوں کو اس قدر بھی پرواہ نہیں جس قدر کہ ایک امیر کبیر کو ایک ٹوٹی ہوئی جوتی کی ہوتی ہے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا مسلمانوں کو ستانے کے لئے ان لوگوں کو کوئی اور راستہ نہیں ملتا۔ ہماری جانیں حاضر ہیں ہماری اولادوں کی جانیں حاضر ہیں۔ جس قدر چاہیں ہمیں دکھ دے لیں لیکن خدارا نبیوں کے سردار کی ہتک کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو تباہ نہ کریں کہ اس پر حملہ کرنے والوں سے ہم کبھی صلح نہیں کر سکتے۔ ہماری طرف سے بار بار کہا گیا ہے اور میں پھر دوبارہ ان لوگوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری جنگل کے درندوں اور بن کے سانپوں سے صلح ہو سکتی ہے لیکن ان لوگوں سے ہرگز صلح نہیں ہو سکتی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے ہیں۔ ‘‘ (ایضاً صفحہ 597)

اس کے بعد آپ نے مسلمانوں کو اصلاح احوال اور دین سے محبت اور دین کی خاطر قربانی اور مسلمانوں سے ہمدردی کی تلقین فرمائی۔ یہ اشتہار ایک ہی دن میں راتوں رات پورے ہندوستان میں چسپاں کر دیا گیا جس سے پورے ملک میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا۔ تفصیل کو چھوڑتے ہوئے ہم اس اہم بات کی طرف آتے ہیں جو بیان کرنا ہمارا مقصد ہے۔ حکومت نے فوری طور پر ورتمان کا ناپاک پرچہ ضبط کیا اور اس کے ایڈیٹر اور مضمون نگار پر مقدمہ چلایا۔ 6راگست 1927 کو مضمون نگار کو ایک سال قید بامشقت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ اور ایڈیٹر کو چھ ماہ قید سخت اور اڑھائی سو روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ اس پر لوگوں نے سیّدنا مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو مبارک باد دی، جس پر آپ نے فرمایا :

’’میرا دل غمگین ہے کیونکہ میں اپنے آقا اپنے سردار حضرت محمد ﷺ کی ہتک عزت کی قیمت ایک سال کے جیلخانہ کو نہیں قرار دیتا۔ میں ان لوگوں کی طرح جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے والے کی سزا قتل ہے ایک آدمی کی جان کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا۔ میں ایک قوم کی تباہی کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا۔ میں دُنیا کی موت کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا۔ بلکہ میں اگلے پچھلے سب کفار کے قتل کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا کیونکہ میرے آقا کی عزت اس سے بالا ہے کہ کسی فرد یا جماعت کا قتل اس کی قیمت قرار دیا جائے۔ کیونکہ کیا یہ سچ نہیں کہ میرا آقا دُنیا کو جِلانے کے لئے آیا تھا نہ کہ مارنے کے لئے۔ وہ لوگوں کو زندگی بخشنے کے لئے آیا تھا نہ کہ ان کی جان نکالنے کے لئے۔ غرض محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت دنیا کے اِحیاء میں ہے نہ اس کی موت میں۔ پس میں اپنے نفس میں شرمندہ ہوں کہ اگر یہ دو شخص جو ایک قسم کی موت کا شکار ہوئے ہیں اور بدبختی کی مہر انہوں نے اپنے ماتھوں پر لگائی ہے اس صداقت پر اطلاع پاتے جو محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوئی تھی تو کیوں گالیاں دے کر برباد ہوتے۔ کیوں اس کے زندگی بخش جام کو پا کر ابدی زندگی نہ پاتے اور اس صداقت کا ان تک نہ پہنچنا مسلمانوں کا قصور نہیں تو اور کس کا ہے؟ پس میں اپنے آقا سے شرمندہ ہوں کیونکہ اسلام کے خلاف موجودہ شورش درحقیقت مسلمانوں کی تبلیغی سستی کا نتیجہ ہے۔ قانون ظاہری فتنہ کا علاج کرتا ہے نہ دل کا۔ اور میرے لئے اس وقت تک خوشی نہیں جب تک کہ تمام دُنیا کے دلوں سے محمد رسول اللہ ﷺ کا بغض نکل کر اس کی جگہ آپ کی محبت قائم نہ ہو جائے‘‘ (ایضاً صفحہ 606)

رسول کریم سے محبت کی یہ وہ انمٹ عبارت ہے جس نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم یہ واقعہ قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔ اللہ ہمیں بھی ایسی محبت کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

حوصلے سے ہمت سے فہم سے فراست سے کام کیا کرتے تھے۔ خلافت کی اطاعت تو تھی ہی۔ یہاں آئے تھے جلسہ پہ، کمزوری کافی تھی۔ ان کو میں نے کہا سوٹی لیا کریں تو فوری طور پر انہوں نے سوٹی لینی شروع کر دی کہ اب تو حکم مل گیا ہے اب لینی پڑے گی۔ چند سال قبل میں نے کہا تھا کہ ناظران جماعتوں میں جائیں، ہر گھر میں جا کر میرا سلام پہنچائیں۔ ان کے حصہ میں سندھ آیا۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ واپس آئے تو لنگڑا کر چل رہے تھے۔ میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ایک گھر کی سیڑھی سے گر گیا تھا۔ جب فضل عمر ہسپتال میں دکھایا گیا تو پاؤں کی چھوٹی انگلی کی ہڈی کریک تھی اور دوسرے پاؤں کا ٹخنہ فریکچر تھا ہلکا سا۔ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو درد نہیں ہوتی تھی۔ کہنے لگے درد تو محسوس ہوتی تھی لیکن خلیفہ وقت کا پیغام گھر گھر پہنچانا تھا۔ کہتی ہیں گیارہ دنوں میں اس تکلیف کا احساس نہیں کیا اور اپنا کام ختم کر کے آئے۔ ان کے بڑے بیٹے لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد حضور کے خطبہ کی کیسٹ سب سے پہلے آپ کے پاس آتی تھی اور بڑے اہتمام سے آپ سب کو اکٹھا کرتے اور حضور کا خطبہ سناتے تھے۔ پھر ایم.ٹی.اے آنے کے بعد بھی خطبات سننے کا خاص اہتمام کرتے تھے اور اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ سب گھر والے یہ خطبہ سنیں حتی کہ جو گھر میں کام کرنے والے افراد ہیں یا باہر ملازم ہیں ان کو بھی سنانے کے لئے انہوں نے خاص اہتمام کیا ہوا تھا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت ہوئی ہے اس وقت ان کی والدہ صاحبزادی سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بہت بیمار تھیں اور کافی حالت خراب تھی اور جس رات ہجرت تھی اس رات لگ رہا تھا کہ آج ان کی والدہ کی آخری رات ہے لیکن آپ وہاں ہجرت کے معاملات میں مصروف تھے اس لئے والدہ کے کمرے تک بھی نہیں گئے اور جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔ میرے ساتھ بھی ہمیشہ اطاعت اور وفا کا تعلق رہا ہے۔ مرزا انس احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمیشہ معاف کرنے میں پہل کرتے تھے۔ جب ان کو نماز پڑھتے دیکھتا تو ایسی رقت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے کہ مجھے رشک آتا تھا۔ انتہائی ذہین ذمہ دار تھے۔ پنجوقتہ نماز کے لئے مسجد میں جانا غرباء کی مدد کرنا اور ان کے کام آنا۔ اپنی قوتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق انہوں نے پائی۔

چوہدری حمید اللہ صاحب نے بھی یہی لکھا کہ بڑے معاملہ فہم اور صائب الرائے تھے۔ آپ کی رائے فیصلہ کن ہوتی تھی۔ سلسلہ کے لٹریچر اور تاریخ سے گہری واقفیت تھی۔ خود کام کروانے کی عادت تھی۔ یتیموں اور بیواؤں کا خیال رکھنے والے تھے۔ انتہائی نرمی سے اور پیار سے اور محبت سے کام کرواتے تھے۔ دکھی اور مشکلات میں مبتلا لوگوں اور ضرورتمندوں کی ممکن حد تک ہمدردی کرنے والے اور ان کی مشکلات دور کرنے والے تھے۔ ایسی خداداد صلاحیت تھی کہ فوری طور پر معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے اور پھر فوری طور پر کارروائی سرانجام دینے کی عادت تھی۔

خلافت کے ساتھ بھی ان کا بڑا تعلق تھا۔ ایک دفعہ ایک افتا کمیٹی میں زکوۃ کے معاملے میں بحث ہو رہی تھی۔ افتا نے ایک رپورٹ تیار کی۔ میرا خیال ہے اس کو میں نے ردّ کر دیا اور میں نے کہا اس کا دوبارہ جائزہ لیں۔ کئی کمیٹیاں بنیں ہر دفعہ لمبی لمبی بحثیں ہوتی تھیں علماء کی اور نتیجہ پہ نہیں پہنچتے تھے۔ آخر صدر صاحب نے ان کو اس کمیٹی کا صدر بنایا۔ وہاں بھی علماء بڑی تیاری کر کے آئے تھے کہ جو میں نے بات کی ہے اس کے الٹ کریں۔ مبشر ایاز صاحب کہتے ہیں کہ کچھ دیر تو انہوں نے بات سنی ان کی، پھر انہوں نے بڑے جلالی رنگ میں کہا کہ جب خلیفہ وقت نے فیصلہ کر دیا تو پھر ہم یہ سوچ کیوں رہے ہیں کہ اس کے خلاف ہو سکتا ہے اور ساری دلیلوں کو ردّ کر دیا اور یہ نہیں دیکھا کہ کون بڑا عالم ہے اور کون کیا کہہ رہا ہے۔ کہتے ہیں تاریخ احمدیت اور جماعتی واقعات اور روایات کے تو گویا یہ انسائیکلو پیڈیا تھے۔ پھر نائب ناظر تعلیم لکھتے ہیں کہ اگر کہیں کسی طالبعلم کے وظیفہ کی نامنظوری آ جاتی، بعض حالات کی وجہ سے تو اس وقت کہا کرتے تھے کہ وظیفہ کی منظوری یا کوئی دوسری خوشی کی خبر ہو تو وہ خلیفہ وقت کی طرف سے دیا کرو اور اگر ناراضگی اور نامنظوری ہے تو ہمیں اپنی طرف سے دینی چاہئے۔

وزارت دیوان سے جب یہ بدلے گئے اور ناظر اعلیٰ بنائے گئے تو ان کے ایک کارکن لکھتے ہیں کہ دفتر جانے سے پہلے ہمیں خود دفتر ملنے کے لئے آئے اور پھر کہا کہ آپ سے رخصت لینے آیا ہوں۔ یہ الفاظ سن کر ہمارا دل بہت بھر آیا تو ہم نے کہا کہ میاں صاحب آپ یہیں رہ جائیں یا ہمیں بھی ساتھ لے جائیں۔ جس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں تو خود خلیفۃ المسیح کے حکم پر جا رہا ہوں اور پھر چند دنوں بعد ہی اپنے رب کے حکم سے اس کے پاس چلے گئے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ اُس جگہ چلے گئے جہاں ہر ایک نے اپنی باری پر جانا ہے، لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو خدا کی رضا کے لئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس طرح انہوں نے وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھایا اور اپنے سپرد خدمات کو نبھایا اللہ تعالیٰ باقیوں کو بھی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو آئندہ بھی نیک صالح فدائیت اور وفا کے ساتھ خدمت کرنے والے کارکنان مہیا کرتا رہے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا جنازہ جو آج میں نے پڑھانا ہے وہ ہے مکرمہ دیپا نوفروخوت صاحبہ کا جو 26ر جنوری کو 47 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جب سے وہ احمدی ہوئی ہیں نماز وقت پر ادا کرتی تھیں اور تہجد کا بھی خیال رکھتی تھیں اور قرآن کریم کی تلاوت بھی کیا کرتی تھیں حالانکہ عیسائیت سے احمدی ہوئی تھیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو مختلف عوارض کے باعث موت کی تقریباً آغوش میں تھیں ان کے ڈاکٹر جو غیر مسلم تھے کہتے تھے کہ جب سے یہ اللہ سے ملی ہیں ان کا دل نئی سانسیں لے رہا ہے۔ اسلام احمدیت قبول کرنے سے پہلے انہیں ہیپاٹائٹس سی بھی ہو گئی تھی مگر بیعت کرنے کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ نے معجزانہ شفاء عطا فرمائی۔ اس اپنی معجزانہ شفاء کا اپنی فیملی کے لوگوں سے اکثر ذکر کیا کرتی تھیں اور دو دفعہ یہ مجھے مل چکی ہیں اور بڑا اخلاص اور وفا کا اظہار ہمیشہ کیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی جو خواہش تھی کہ ان کی فیملی بھی احمدی مسلمان ہو جائے اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کو پورا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 15-February-2018 Issue 7

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

انتہائی ذہین، ذمہ دار، معاملہ فہم، صائب الرائے، غربا کی مدد کرنے والے اپنی قوتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے، نمازوں میں گریہ وزاری کرنے والے اور خلافت کے وفادار تھے

خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو خدا کی رضا کیلئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات پر آپ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9؍فروری 2018ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جس میت کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب کے سب اس کی بخشش کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ پھر یہ بھی ایک روایت ہے کہ ایک جنازہ جانے پر لوگوں نے جب اس شخص کی تعریف کرنی شروع کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس پر جنت واجب ہوگئی۔ آج میرا خیال تھا کہ میں نے آج دو جنازے پڑھانے ہیں اس لئے جنازوں اور تجہیز و تکفین کے بارے میں بعض احادیث، حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات اور فقہی باتیں بھی بیان کروں گا اور پھر مرحومین کا ذکر کروں گا۔ لیکن آج اس کے مطابق بیان کرنا ممکن نہیں کیونکہ جس خادم سلسلہ اور وفا کے ساتھ وقف نبھانے والے اور خلافت کے اطاعت گزار کے بارے میں مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان کے واقعات ایک واقف زندگی کیلئے اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد، عہدیدارن اور افراد جماعت کیلئے کئی رنگ میں راہنمائی کرنے والے اور قابل تقلید ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں گزشتہ دنوں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کا 78 سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات اچانک دل کے دورے کی وجہ سے ہوئی۔

مکرم مرزا غلام احمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے تھے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے بڑے بیٹے تھے ان کے پوتے تھے۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے صاحبزادے تھے اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے نواسے تھے اور میرے بہنوئی بھی تھے۔ ان کی والدہ صاحبزادی نصیرہ بیگم حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ اصل میں ان رشتوں کو جو چیز قابل ذکر بناتی ہے وہ ان کے اوصاف ہیں جو میں بیان کروں گا۔ مرزا غلام احمد صاحب خادم دین تھے، وقف زندگی تھے۔ باوجود کمزوری کے بیماری کے اور بڑے بھائی کی وفات کے بعد جب ان کو ناظر اعلیٰ میں نے مقرر کیا تو تمام فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔

حضور انور نے فرمایا: وقف زندگی کی حیثیت سے ان کی زندگی کا آغاز مئی 1962ء میں ہوا۔ انہوں نے ایم.اے پولیٹیکل سائنس گورنمنٹ کالج لاہور سے کی۔ پھر انہوں نے پبلک سروس کمیشن کا امتحان دیا اور اس میں کامیاب ہوئے مجھے انہوں نے خود بتایا کہ میں نے یہ امتحان صرف اس لئے دیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ بڑا مشکل امتحان ہوتا ہے اور کامیابی بڑی مشکل سے ہوتی ہے اور اس لئے بھی یہ امتحان دیا تاکہ دنیاوی لحاظ سے بھی کامیاب ہونے کے بعد پھر وقف کروں تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ کہیں اور جگہ نہیں ملی تو یہاں آ گئے۔ اس کامیابی کے باوجود سرکاری نوکری نہیں کی اور 1962ء میں انہوں نے زندگی وقف کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ سے فرمایا کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ، جو تم نے حاصل کر لی ہے، دینی تعلیم بھی حاصل کرو۔ چنانچہ انہوں نے حضرت سید میر داؤد احمد صاحب سے حدیث اور دینی علوم حاصل کئے۔ 1964ء میں میری ہمشیرہ کے ساتھ ان کا نکاح ہوا۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نکاح پڑھایا۔ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور دو بیٹے وقف زندگی ہیں، تیسرے امریکہ میں ہیں، گو دنیاوی نوکری ہے لیکن وہاں بھی جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مرزا غلام احمد صاحب نے ناظر تعلیم کے طور پر کام کیا، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی کے طور پر کئی سال کام کیا، 1996ء سے جب تک ناظر اعلیٰ نہیں بنائے گئے تھے ناظر دیوان کے طور پر کام کیا، 2012ء سے 2018ء تک صدر مجلس کارپرداز کے طور پر بھی تھے۔ پھر مرزا خورشید احمد صاحب کی وفات کے بعد ان کو میں نے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی اور صدر صدر انجمن احمدیہ بنایا، خلافت رابعہ میں کئی دفعہ ان کو قائمقام ناظر اعلیٰ اور قائمقام امیر مقامی بننے کی بھی توفیق ملی۔ اسی طرح مجلس وقف جدید کے ممبر تھے اور 2016ء سے 2018ء تک صدر مجلس وقف جدید بھی رہے، انصار اللہ میں مختلف قیادتیں ان کے سپرد رہیں پھر نائب صدر صف دوم بھی رہے پھر نائب صدر بنے پھر 2004ء سے 2009ء تک صدر انصار اللہ پاکستان کے طور پر خدمت کی توفیق ملی، خدام الاحمدیہ میں مہتمم کے طور پر کام کیا، پھر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے، اس کے بعد پھر صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی رہے اور ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بھی ہوئے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں، خلافت لائبریری کمیٹی کے صدر تھے، بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ کے صدر تھے، فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر تھے، اسی طرح جلسہ سالانہ میں ان کو کئی سال خدمت کی توفیق ملی، جب تک ربوہ میں جلسے ہوتے رہے بطور نائب افسر جلسہ سالانہ اور ناظم محنت کے کام کیا، تبرکات کمیٹی کے صدر رہے، رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی کمیٹی کے ممبر تھے، مجلس افتاء کے ممبر تھے، تاریخ احمدیت کمیٹی کے ممبر تھے، سیکرٹری خلافت کمیٹی تھے، نگران مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ بھی رہے، 1989ء میں ان کو اور مرزا خورشید احمد صاحب کو اور دو انجمن کے کارکنان کو 298C کے تحت چند دن اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت ملی۔ 28؍مئی 2010ء کا جو واقعہ ہوا تھا لاہور میں، جہاں بہت ساری شہادتیں ہوئی تھیں احمدیوں کی، اس وقت ناظر اعلیٰ نے جو وفد بھجوایا تھا لاہور جماعت کی تسلی کے لئے، شہداء کی فیملیز کو ملنے کے لئے، مریضوں کو دیکھنے کے لئے ان کے امیر مرزا غلام احمد صاحب تھے۔ شہداء کو ابھی ہسپتال لے جایا جا رہا تھا یہ لاہور پہنچ گئے تھے اور اگلے تقریباً دو ہفتے تک انہوں نے لاہور میں ہی قیام کیا اور جو انتظامات تھے ان کی نگرانی خود کرتے رہے۔ جب یہ ہسپتال میں مریضوں کو پوچھنے کے لئے گئے تو اس وقت کے گورنر سلمان تاثیر صاحب وہاں آئے۔ انہوں نے تعزیت کی۔ مرزا غلام احمد صاحب نے ان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ جو حملہ ہوا ہے وہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت انگیز مواد کی تشہیر ہو رہی ہے اور بحیثیت گورنر آپ کا فرض ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ اسی طرح صوبائی وزیر جو اقلیتی امور کے تھے جاوید مائیکل صاحب وہ بھی تعزیت کرنے کے لئے آئے۔ یہاں بھی انہوں نے بڑی بہادری سے وزیر موصوف کو کہا کہ آپ تعزیت کے لئے آئے ہیں اس کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں لیکن یہ بات واضح رہے کہ ہم خود کو اقلیت ہرگز نہیں مانتے۔ ہم مسلمان ہیں۔ کابینہ میں آپ کو آواز اٹھانی چاہئے اور جماعت کے خلاف جو مہم ہے حکومت کو اس کو ختم کرنا چاہئے۔ 29 اور 30 مئی کو پریس کانفرنس بھی کی۔ سوئس نیشنل ٹی وی اور بی بی سی اور وائس آف امریکہ اور سہارا ٹی وی چینل فائیو اور دنیا ٹی وی وغیرہ سب کو انٹرویو دیا۔ اس میں انہوں نے واضح طور پر ان کو کہا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور کوئی ہمارے سے ہمارا مسلمان ہونا نہیں چھین سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے ایک خطبہ میں اپنی ایک رؤیا سنائی تھی آپ کہتے ہیں میں سوچ رہا تھا کہ مجھے اپنی مصروفیتیں بڑھانی چاہئیں تو رات کو خواب میں میاں احمد کو دیکھا جو ہمیشہ بہت اچھا مشورہ دیا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے متعلق بھی انہی کا مشورہ تھا کہ بجائے اس کے کہ تفسیر صغیر کے پیچھے نوٹس لکھوں میں، اپنا نیا ترجمہ کروں اور آپ فرماتے ہیں کہ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اس ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور بہت سے مسائل اس میں حل ہوئے۔

ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کو لکھا کہ عزیزم احمد سلمہ اللہ السلام علیکم۔ آپ کی پریشانی کا خط ملا۔ میں آپ کے لئے عاجزانہ دعا کرتا ہوں۔ آپ کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے سچائی اور سعادت رکھی ہے اور ان دو صفات کے حامل انسان کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش روحانی ترقیات عطا فرماتا رہے اور طمانیت قلب کی جنت نصیب کرے۔

ان کی اہلیہ امۃ القدوس صاحبہ کہتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب بیمار تھے تو رات کو روزانہ وہاں جا کے ڈیوٹی دیا کرتے تھے اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانے میں بھی خلافت سے بہت وابستہ تھے۔ حضور ان پر بہت اعتماد کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو ایک اعزاز سے نوازا کہ ایک اجتماع کے موقع پر جب انہوں نے درخواست کی کہ حضور عہد دہروائیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا کہ تم دہراؤ اور پھر حکماً ان سے عہد دہروایا اور حضور نے خود باقی خدام کی طرح کھڑے ہو کر پیچھے عہد دہرایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ احمد اور خورشید یہ دونوں میرے وفاداروں میں سے ہیں اور ہر خلافت کے وفاداروں میں سے ہیں۔

ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ رات کے نوافل میں اتنی گریہ وزاری ہوتی تھی کہ گھر گونج رہا ہوتا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے خلیفہ وقت کے لئے جماعت کے لئے ماں باپ کے لئے بہن بھائیوں کے لئے بیوی بچوں کے لئے رشتہ داروں کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ سورۃ فاتحہ کی بعض آیات کئی دفعہ دہراتے رہتے تھے اپنے نوافل میں۔ چھوٹے سے چھوٹا تحفہ بھی کوئی ان کو دیتا تو اس کی شکرگزاری کرتے یا تو اس کو تحفہ کے طور پر لوٹاتے یا گھر جا کے اس کا شکریہ ادا کرتے یا خط لکھ کے شکریہ ادا کرتے۔ ایک خوبی یہ تھی کہ جو کام بھی سپرد کرو جب تک وہ سرانجام نہ دے لیتے چین سے نہیں بیٹھے تھے۔ علم بھی بہت تھا یادداشت بھی ان کی خوب تھی۔ کوئی روایت ہو یا پرانا رشتہ ہو ان سے پوچھتی تو ان کو یاد ہوتا تھا۔ ہر آمد پر پہلے چندہ ادا کرتے تھے اس کے بعد اس کو خرچ میں لایا جاتا تھا۔

ہماری ہمشیرہ لکھتی ہیں کہ مرزا داؤد احمد صاحب کی اہلیہ کہا کرتی تھیں کہ احمد اور خورشید کو اگر دیکھ لوں کہ اکٹھے کہیں جا رہے ہیں تو مجھے لگتا تھا کوئی جماعتی مسئلہ ہو گیا ہے کہ یہ دونوں اکٹھے جا رہے ہیں۔ ہر کرائسس میں بڑے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad